قل جاء الحق وزهق الباطل

لله الحمد رسالهٔ

حجت قاطعه

که از تصنیفات زبدة العلماء عمدة الفضلا

عارف بالله مجاهد فی سبیل الله عالم عامل فاضل

کامل محی سنت قامع البدعت جناب حضرت

مرشدنا ومولانا شاه

کرامت علی

صاحب محدث جونپوری دام ظله العالی است که در

رد شیخ کی و خوارجیان بنگاله است که خوبی آن

بعد از مطالعه و ملاحظه ظاهر خواهد شد بفضله تعالی

حسب فرمایش برادر دینی منشی عبد العزیز صاحب

مانکگنجی خاکسار حلیم الدین احمد سوداگری در مطبع

بشیری مولوی محمد دایم الله صاحب وکارپرداز

منشی بشارت الله صاحب سنه ۱۲۸۴ هجری قدسی

طبع نمود

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وعلىٰ
آله واصحابه اجمعين * بعد اسکے علی جونپوری معروف بہ کرامت علی
مسلمانون کی خیرخواہی سے ایک مختصر مضمون اس رسالہ
حجت قاطعہ مین تین فصل اور ایک خاتمہ مین اس خوبی کے ساتھ
بیان کرکے حق بات کو کھول دیتا ہی کہ اسکے دیکھنے اور سننے کے
ساتھ ہی اللہ کے فضل سے ٹیڑھی سمجھ والے بھی حق بات کو
سمجھ جاوینگے * پہلی فصل * بنگالے کے خارجیون کی جہالت اور
انکی ذلت کے بیان مین اب جاننا چاہیے کہ بموجب خبر مخبر صادق
صلعم کے اسوقت مین دین اسلام غریب ہو گیا ہی خصوصاً
بنگالے مین نامی شہرون کے سوای ہر کہین علمائی دین اور دینی
کتابین موجود نہین ہین اور اپنے عقاید سے لوگ ہرگز واقف نہین

ہیں یہانتک کہ ایمان اور عمل میں جو فرق ہی سو اُنکو مطلق معلوم نہیں اِس سبب سے جب کوئی گمراہ کرنےوالا اور جھوٹھا اُنکے دین اور عقائد کے خلاف کوئی بات کہتا ہی تب اُسکو قبول کر لیتے ہیں اُن گمراہ کرنےوالون میں سے جس گمراہ کرنےوالے نے ہزارون آدمی کے دین کو برباد کر دیا اور سیکڑون کلمہ گو کو بغیر جنازہ کی نماز کے دفن کروا دیا سو بموجب حکم نبی صلعم کے اسکا ذکر ہم نام لیکے کر دیتے ہیں تا کہ لوگ اُسکے فساد سے محفوظ رہیں وہ حکم یہہ ہی عقائد تمہید میں لکھا ہی کہ فرمایا رسول صلعم نے کیا تم لوگ باز رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنے ایسا نکرو بلکہ بیان کرو فاجر کا اُسکے عیب کے ساتھہ جو اُسمین ہی تاکہ پرہیز کرین لوگ اُس فاجر سے سو اِسی مضمون پرہم عمل کرکے اُن مفسدون کا حال لکھتے ہین جب یہہ بات فہم مین آگئی تواب سنو کہ شہر کلکتہ مین سنہ ۱۲۵۳ ہجری کے ہمہے اور بنگالے کے خارجیون کے استاد حاجی شریعت اللہ سے ملاقات ہوئی تھی اُسوقت اُسسے اور ہمسے محلہ مانگے مین گول پتے کی مسجد مین حاجی عبد القادر صاحب اور اُنکی جماعت کے لوگون کے روبرو جو گفتگو ہوئی تھی اُسمین کی ایک بات یہہ ہی کہ اُسنے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ہی کہ عرب کے سوا اسی ملک مین مسلمان ہونگے تب اِس خاکسار نے تمام روی زمین مین کلمہ اسلام کے

پہنچنے کی اور عجم کے لوگون کے ایمان کی تعریف جب مشکوۃ
مصابیح سے دکھایا تب برا منہہ کرکے بولا کہ آنحضرت نے کہا تو
کیا عرب کے سوای کسی ملک کے لوگ مسلمان نہونگے تب ہمنے
جانا کہ یہہ شخص باوجود جاہل ہونے کے فاسد العقیدہ بھی ہی
اور اسسے علمی بات کرنا بیفایدہ ہی تب اسکو لاجواب کرنے کے
واسطے ہمنے کہا کہ تم بھی تو عرب کے نہین ہو تم کس طرح سے
مسلمان ہوئے تب بولا کہ ہمکو منتشا کرکے فرمایا تب اُسکے شاگرد
لوگون نے کہا منتشا کے کیا معنے ہین پھر ہمنے کہا کہ یہہ کہتا ہی
کہ آنحضرت نے ہمکو بچا کے کہا کہ حاجی شریعت الله کے سوا
عرب کے سوا کسی ملک مین مسلمان نہونگے یہہ بات سنکے اُسکے
شاگرد لوگ اُسکے مارنے پر مستعد ہوئے اور مغلظات
گالیان دے آخر کو بڑی بڑی جماعت علما کے ساتھہ ہمنے اور حاجی
عبد اللطیف صاحب نے اُسکو مار پیٹ سے بچا کے اُسکے مقام تک
پہنچا دیا اور تخلیہ مین ہمسے اُسنے از روے کتاب کے بعد فجر کے
گفتگو کرنے کا وعدہ کیا اور رات ہی کو بھاگا وہین ضد اور بدعت
اور بحث کا اقرار کرکے رات ہی کو بھاگا اُسکے تابعدارون مین
ابتک باقی ہی چنانچہ برس سال مین حاجی شریعت الله کے بیٹے
دودامیان نے پنجشنبہ کے روز جناب قاضی شفیع الدین صاحب
کے مکان پر بعد ذلیل ہونے کے وعدہ کیا تھا کہ کل ہم یہان آپ

لوگون کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑہینگے اور دہماڑ رکی تحقیق
کرینگے پھر رات ہی کو بھاگا اور جہالوکاتہی مین کہ معظمہ کی فتوا پر
دستخط کرنے کا وعدہ عبدالجبار نے کیا تھا کہ کال ہم دستخط
کرینگے اور وہان سے رات ہی کو بھاگا اور پھر اُسنے مدادی پور
مین ہمسے بحث کرنے کا وعدہ بایزیدپور مین جاکے کیا تھا اور بایزیدپور
مین جاکے سارے دیہات مین چہٹی لکھا کہ کل ہم بحث کرینگے تم لوگ
صبح کو حاضر ہو پھر رات ہی کو وہان سے بھی بھاگا اگر اُن تینون
اشخصونکے چار بار بھاگنے کی گواہی سیکڑون مسلمان ندین تو ہم
جہوٹھے ہین * اور اگر اس خبر کی گواہی گذرے تو پہلا شبہ وہ سب
دغاباز ہین * اور جہالوکاتہی مین از روے کتاب کے جب ہمسے
بحث کرنے مین عبدالجبار جہوٹھا بن گیا تب پہر قریب نکالا کہ
ہماری انکی بات کی یہان ثالثی کون کریگا سب مولوی تو انگریز کے
نوکر ہین سو ہم دونوکا فتوا مکہ معظمہ مین بہیجا جاوے جو فتوا وہان
سے صحیح ہوکے آوے اسپر سب کوئی عمل کرین اور اُس
فتوا کے مکہ معظمہ مین بہیجنے کا وعدہ قاضی شفیع الدین صاحب
کی معرفت بریسال مین جاکے کیا تھا سوہم بریسال مین چار مہینے
تک مقیم تھے اور عبدالجبار یا آپکے جانب کا کوئی آدمی اس
مدت تک بریسال مین نہ آیا اور ہم دونو کا فتوا قاضی صاحب
ممدوح کے پاس رکھا رہگیا اور مکہ معظمہ مین بہیجنے کے واسطے

جو فتوا لکھا تو حقیقت یہہ ہی کہ چونکہ اسکو عربی لکھنے کی لیاقت
نہین ہی اسواسطے خارجیون کے ردمین جو وہان کے مفتی کا فتوا
تھا اُسی کی عبارت لکھاکہ وہ عبارت ہمارے موافق ہی اور
اُسکے اُستادکو حھوٹھا کرتی ہی * اور اُسکی جہالت یہانتک
ہی کہ جیسا کہ مفتی مکہ معظمہ نے لکھا تھا * امر برقمہ محمد بن
الحسین الکتبی * ویسا اُسنے بھی لکھا * امر برقمہ عبد الجبار
اور اسکے فتوا کا یہہ حال ہی کہ مثلاً بے نمازی کو فاسق لکھا اور
اُسکا استاد بے نمازی کو کافر کہتا تھا اور تارکالتنے کو فتوا کے
شروع مین واجب لکھا اور اُسکی دلیل مین نیچے لکھا کہ تارک
وہ چیز ہی کہ جسکو قابلہ کاٹتی ہی * اور پھر لکھا کہ ختنہ کرنا اور
تارکالتنا امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور ہمارے امام کے
نزدیک سنت اور اپنے شاگردون کو اس فتوا کے
معنے الٹے سمجھا یا مثلا فاسق کے معنے کافر کہا اور چونکہ اُسنے جو
فتوا لکھا تھا سو حقیقت مین خارجیونکے رد مین مفتی مکہ مکرمہ کا لکھا ہوا
تھا اُسنے نہ سمجھ کے اُسکو اپنے موافق سمجھ کے بسبب جہالت
کے اپنے شاگردون کے دکھانے کو لکھا تھا اور حقیقت مین وہ
فتوا اُنگالے کے خارجیون کے استاد حاجی شریعت اللہ کے
مذہب کی جڑ کھودتا تھا اسواسطے ہمنے کہا کہ مکہ مکرمہ مین اس
فتوا کے بھیجنے کی حاجت نہین ہم تم دونون ملکے تمہارے ہی لکھے

ڈھواپر عمل کرین پھر اس بات پر وہ ہرگز راضی نہوا اور کہا کہ
اُسمین لوگون کے دل مین شبہہ رہ جاویگا کہ مکہ معظمہ سے جواب
آنے دیجئے بس یہہ بات کہکے اسنے ہمسے اپنا جان بچایا اور
اب سنتے ہین کہ وہ لوگون سے کہتا ہی کہ ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے
صحیح ہوکے آیا ہی اور ہمکو یقین ہی کہ اگر مکہ معظمہ کے مفتی نے
کچھ لکھا ہوگا تو بلاشبہہ اُسمین اُسکی برائی اور ہماری بھلائی
ہوگی * مصرعہ * عدو شود سبب خیر جون خدا خواہد * اب اُسکے
پاس جو مکہ معظمہ کے مفتی کا لکھا ہوا فتوا آیا ہی سو اسکے دیکھنے
کے بعد ہم احوال اس رسالہ کے آخر مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی
اور مداری پور مین اپنے شاگردون کو اپنا علم دکھانے کے واسطے
ہمسے بحث کرنے کو آیا تب ہمنے کہا کہ بے نمازی کو تم کیا کہتے ہو
تب کہا کہ فاسق اور اسکا جنازہ درست ہی پھر جب سوچا
کہ اس بات سے اُسکا خارجی مذہب باطل ہوگیا اور اُسکے
شاگرد لوگ بھی اُسسے ناراض ہوئے تب یہہ حدیث پڑھا
* من ترك الصلوة عمدا فقد كفر * اور اُسکے معنے خارجیون
کے موافق کہا کہ جسنے قصدا نماز کو ترک کیا وہ شخص کافر ہوا اور
ہمنے اپنے مذہب کے موافق اُسکے معنے کہا کہ جسنے قصدا نماز کو
ترک کیا اُسنے کفران نعمت کیا یعنے نعمت کی ناشکری کیا تب
وناکا ہمرشتہ دار جو ہندو تھا اُسنے عبد الجبار سے کہا کہ آپنے

اس حدیث کو کس لئے رد مین پڑھا کیونکہ ابھی تو آپ ہی بے نمازی
کو فاسق کہہ چکے ہین اور پھر بے نمازی کے کافر ہونے کی حدیث
پڑھتے ہین اور باقی خارجی مذہب کے عقیدہ کا رد خاتمہ مین معلوم
ہوگا آخر کو اس مجلس مین ذلیل ہوا اور پھر وہی پرانہ مکر نکالا کہ یہان
ثالث کون ہوگا اور تم بھی فتوا لکھو ہم بھی فتوا لکھین دونو کا فتوا مکہ
معظمہ مین بھیجا جاوے * الغرض ہم دونون نے اپنا اپنا فتوا لکھ کے
داروغہ مفخر الدین احمد کے حوالہ کیا معلوم نہین کہ انھون نے ان
دونون فتوا کو کہان بھیجا یا نہ بھیجا اور کیا جواب آیا یا نہ آیا پھر بعد ایک
سال یا کچھ زیادہ گذرنے کے بریسال کے علاقہ مین لوگون سے
کہتا پھرتا ہی کہ ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے صحیح ہو کے آیا ہی اور
چونکہ ہم دونون آدمی مین اقرار تھا کہ جسکا فتوا جھوٹھا ہو وہ
پانچ سو روپیہ سچے کو دے تو چونکہ انکو یعنے فقیر کو پانچ سو روپیہ
دینا پڑتا ہی اسواسطے وے اس ملک مین نہ آوینگے وے مدینہ
مین چھپے ہین اور حقیقت مین اس پانسو روپیہ کے اقرار کی
بات بھی نری جھوٹھی ہی پھر جب یہ خاکسار بریسال مین آیا تب وہ
بریسال کے علاقہ سے بھاگ کے اپنے گھر گیا اور بہتیرے دن
آدمی اسکو جھوٹھا جان کے اسکے مذہب سے تائب ہوے اور
بریسال کے چند لوگون نے اسکے پاس خط لکھا کہ اپنے اس فتوا کو
لیکے اتیرہ روز مین فی الفور بریسال مین تم آو آخر کو اس میعاد

کی مدت گذرنے کے بعد اس سنہ ۱۲۷۴ بنگلہ کی اسارتہ کی
پانچوین کو بریسال مین آنے کا وعدہ لکھا تھا اُنکے شاگردون
اور ہمارے مریدون نے آپس مین چندہ سے اوپر اُنکے ایک
ساتھ نیشست کرنے کا چندہ رکھو مین اسارتہ کہا قرار نامہ لکھا ہی
آب دیکھیے مین حق سبحانہ کی قدرت سے کیا ظہور مین آتا ہی اب
مین جو ظہور آویگا سو اس رسالہ کے آخر مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی
* دوسری فصل * ایسی چار باتونکے بیان مین جنسے خاطر جمع ہوگا
مذہب انشاء اللہ تعالی مٹ جاویگا اور اُن خاطر جو ہانکی گمراہی
ذہن نشین ہوجاینگی واسطے بھی چار بات کفایت ہی * ایک
بات یہ ہے کہ اُنکے گروہ کے استاد اور خلیفہ لوگ با وجود غنی ہونیکے
صدقہ فطر کا لیکے آپ کہاتے ہین حالانکہ غنی کو صدقہ فطر کا لینا باتفاق
فقہا کے حرام ہی سارے فقہ کی کتابون مین دیکھ لو * اور دوسری بات
یہ کہ اُنکے استاد اور خلیفہ لوگ اپنے گروہ کے لوگون کا مقدمہ
فیصل کرتے ہین اور مدعاعلیہ کی طلب کے واسطے ایک جاہل
نام کے طالب علم کو کہ حقیقت مین وہ جاہل محض ہوتا ہی
بھیجتے ہین اور ایک روپیہ روزانہ اُس طالب علم کے نام سے
لیکے آپ کہاتے ہین اور جس پر قصور ثابت کرتے ہین بجاے
درہ کے اُسکو جوتا مارتے ہین اور اُسے بطور جریمانہ کے دس
بیس پچیس پچاس سو روپیہ لیتے ہین اور اُسکو کفارہ کہتے ہین

بسنن یہی حرام کا مال اُنکی روزی ہی اور بغیر علم کے فتوا دینا
اور بغیر حکم شرع کے لوگون کی تعزیر کرنا جو صاف صاف فقہ
کے خلاف ہی اُنکا پیشہ ہی اگر اسلام کے بادشاہ کا حکم ہوتا
تو اُن تعزیر کرنے والون کی تعزیر کرتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری کے
کتاب الحدود کی چھٹی فصل فصل فی التعزیر مین لکھا ہی کہ
ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایسے بیحیائی کے کام مین دیکھا
جسمین تعزیر واجب ہوتی ہی پھر بغیر اذن محتسب کے اُسکی
تعزیر کیا تو محتسب پر واجب ہی کہ اُس تعزیر کرنے والے کی
تعزیر کرے اگر اُسنے اِس بیحیائی کے کام کرنے والے کی تعزیر
کیا اُس بیحیائی کے کام سے فراغت کرنے کے بعد ایسا ہی ہی
بحر الرائق مین اور اُسی فصل مین لکھا ہی کہ تعزیر کبھی قید کے
ساتھ ہوتی ہی اور کبھی گردنی دینے ہوتی ہی اور کبھی کان مل کے
ہوتی ہی اور کبھی سخت کلام کہہ کے ہوتی ہی اور کبھی مارنے
سے ہوتی ہی اور کبھی حاکم کے ترش رو ہو کے دیکھنے سے
ہوتی ہی ایسا ہی ہی نہایہ مین اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک
پادشاہ کو مال لیکے تعزیر کرنا درست ہی اور امام اعظم اور
امام محمد اور باقی تینون امامون کے نزدیک یہہ درست نہین ہی
ایسا ہی ہی فتح القدیر مین اور مال لیکے تعزیر کرنے کے معنی
جسکے نزدیک مال لیکے تعزیر کرنا درست ہی اُسکے قول کے

موافق یوں ہی کہ مجرم کا کچھ مال لیکے ایک مدت تک بند رکھتا تاکہ وہ اُس گناہ سے باز آوے بعد اِسکے حاکم اُس مال کو اُس مجرم کو پھیر دے اور یہہ نہین ہی کہ اُس مال کو حاکم اپنے واسطے یا بیت المال کے واسطے لیوے جیسا کہ ظالم لوگ وہم کرتے ہین اسواسطے کہ درست نہین ہی کسی مسلمانکو کسی مسلمانکا مال کا لینا بغیر سبب شرعی کے ایسا ہی ہی بحر الرایق مین * انتہی * سو فقہ کی کتاب بموجب بھی فرقے ظالم ٹھہرے الغرض خارجیون کے سردار اور اُسکے نایبونکا کھانا کپڑا وغیرہ خرچ حرام سے ہی اور وے سب ظالم ہین اب اُنکے شاگردونکو لازم ہی کہ خوب تحقیق کریں کہ وہ لوگ جرمانہ کا مال پھیر دیتے ہین یا آپ ہی کھاتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اُن لوگون نے کبھی کسی کو اُس جرمانہ کا روپیہ نہ پھیرا اور اسطرح سے حرام مال کھانا پہلو دیونکا پیشہ تھا اور جب انسے کوئی کہتا ہی کہ زنانی اور کبیرہ گناہ کرنے والے سے زخم اور ضرب یعنے سنگسار کرنے اور دورہ مارنے کے بدلے مین اپنے واسطے مال لینا اور اُسکا نام کفارہ رکھنا یہہ اپنی طرف سے نئی شریعت کا مقرر کرنا ہی اور شریعت کے حکم کو تغیر دینا اور بدل ڈالنا ہی تب اُس طعنہ اور الزام عیب سے اپنے بچنے کے واسطے طعنہ کے طور پر جواب دیتے ہین کہ موزن اور امام اور قرآن شریف اور فقہ کے

معلم کو مزدوری لینا اس زمانے میں کہاں سے درست ہی اور
واعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سواری کا کرایہ لوگوں سے مانگ کے لینا
کہاں سے درست ہی یعنی جہاں سے ان سب مذکور لوگوں کی
مزدوری اور ہدیہ درست ہی وہ نسخہ ۱۲۸۰ جرمانہ لینا بھی درست
تھا سو آنکی اس لائق نہیں کی باعث کار دیدہ ہی کہ زنا کیواسطے رجم
اور ضرب جو ہی سو اللہ تعالی کا مقرر کیا ہوا حد ہی کہ نہ وہ زیادہ
ہوتا ہی اور نہ کم ہوتا ہی جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں حد کے رکن کے
بیان میں تصریح موجود ہی اور کہیں تعزیر کے واسطے مارنا اور
مال لینا سو حاکم کے سوا کسیکو درست نہیں جیسا کہ قریب ہی معلوم
ہو گا اور لیکن امام اور موذن اور قران شریف اور فقہ کے
معلم کیواسطے مزدوری لینے کے درست ہونے کی تصریح ہدایہ
اور جامع الرموز اور نصاب الاحتساب میں موجود ہی اور یہ
مگر اللہ کو جو کے استاد نہ امام ہیں نہ موذن نہ قرآن شریف اور فقہ
کے معلم ہیں اگر سالم ہیں تو گناہ کے کام کے جیسا کہ اشتہار میں معلوم
ہوگا انشاء اللہ تعالی اور گناہ کے کام کی مزدوری لینا ہرگز درست
نہیں اجماعات کی تصریح ہدایہ اور جامع الرموز وغیرہ میں موجود ہی
باقی رہا واعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سواری وغیرہ کے خرچ کو مانگ کے
لینا سو اُسکا بیان یوں ہی کہ واعظ کو ہدیہ لینا مسنون بھی ہی اور اُسمیں
برکت بھی ہی اور احسن ہدیہ لینے کی اجازت فقہ کی کتابوں میں

منحصر ہے موجود ہی جیسا کہ فتاوا عالمگیری میں کتاب ادب القاضی کے نویں باب میں لکھا ہی اور اگر کوئی شخص واعظ کو کچھ ہدیہ دے تو واعظ کو درست ہی کہ اسکو قبول کرے اور اپنے واسطے خاص کر لے یعنے سب آپ ہی رکھ لے تو اس صورت میں ایسے ہدیہ لینے والے واعظ پر کچھ اعتراض باقی نہ رہا بلکہ دین کے علم کی تعظیم جو لوگ نہیں کرتے ہیں اور دین کے عالموں کی عزت اور توقیر نہیں کرتے ہیں اور جیسا کہ ناچ باجے وغیرہ واہیات کام میں اور ریا اور نمود کے کام میں خرچ کرتے ہیں اسکا دسواں حصہ بھی دین کے کام میں خرچ نہیں کرتے اور جیسا کہ ناچ تماشے والوں اور رنڈیوں اور مسخروں کو دیتے ہیں اسکا دسواں حصہ بھی عالموں اور درویشوں کو نہیں پہنچتے اور دیہات میں ذرا سی تو زمین کی زراعت کرنے والا اگر بہت غریب ہوتا ہی تو دو بیل اسکے یہاں ضرور ہوتا ہی اور اکثر کوئی بکری بھیڑ بھی پلی ہوتی ہی اور اکثر مرغیاں بھی پلی ہوتی ہیں اور اکثر دو ایک سے بڑکتا اور گھر میں بلی بھی رہتی ہی اور وہ سب جانور اکیلا ہمارا سب کو کھلاتا ہی اور برسوں تو خدا کے سب گانوں والے ملکے ایک برتن سے زبردست عالم دین کی وارثت کی ضیافت نہیں کرتے اور اسکی حالت کی خبر نہیں داری کا خیال ایک امت کو اپنے گانوں میں نہیں بلاتے تاکہ اُسسے اپنے دین اور مذہب کی باتیں سنکے اپنے دین اور

مذہب پر مضبوط رہین بلکہ دین کی باتون کے سیکھنے کا شوق ہی
نہین رکھتے اور دین کے مسائل کی مطابق قدر نہین کرتے اور
ہر ایک شخص نے اپنے طاقت کے موافق اپنے رہنے کا مکان جو
اکیلے آپ ہی بنایا ہی سو اُن سب مکانون کو اور اُنکے گانون اندر
محلہ کی مسجد کو جسکو سب نے ملکے بنایا ہی اگر دیکھو تو ایک
ہی سب شخص کے مکان کے برابر وہ مسجد ہرگز نہ ٹھہریگی جو
دین کے مسائل کی اور دین کے عالمون کی تعظیم اور عظمت
ایسے بیقدرون کے دل مین جمائیے واسطے اگر اُنسے اپنا خرچ
مانگ کے لیوے تب بھی درست ہی کیونکہ جب کوئی شخص
کسیکو اُسکے کام سے بند کریگا تب اُسکی مزدوری اُسپر واجب
ہوگی اور وہ شخص نالش کرکے اُجرت بند کرنیوالے سے لے سکیگا
اِس بات کی تصریح جامع الرموز مین اور عالمگیری مین کتاب
الاجارہ مین موجود ہی اور اِس بات کی بڑی عمدہ اور دندان
شکن دلیل یہہ ہی کہ تفسیر روح البیان مین سورہ یونس
کے شروع کی تفسیر مین لکھا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ بیشک
امام محمد رحمہ اللہ پر ایک بار محتاجی آئی تب وے ایک روز
ایک شربت بیچنے والے کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ اگر تو
مجھکو ایک شربت دے تو مین تجھکو فقہ کے دو مسئلے تعلیم کرون
تب اُس شربت بیچنیوالے نے کہا کہ مجھکو مسئلہ کی

حاجت نہین ہی * بیت * قیمت دُر گرانمایہ چہ دانند عوام * حافظا گوہر یکدانہ مدہ جز بخواص * یعنے بھاری قیمت کے موتی کا قیمت عوام لوگ کیا جانین ای حافظ تو موتی یکتا کو خواص لوگون کے سوا کسی کو نہ دے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ اُس شربت بیچنے والے نے حلف کیا کہ اگر وہ اپنی بیٹی کے جہیز مین جتنی چیز دنیا مین ہی سب نہ دیوے تو اُسکی جورو پر تین طلاق پڑے اِس کہنے کے بعد عالمون کے پاس مسئلہ پوچھنے گیا سب نے فتوا دیا اُسکے حلف کے جھوٹھہ ہونے کا یعنے فتوا دیا کہ تیرا حلف جھوٹھہ ہوگا اور تیری جورو پر تین طلاق پڑیگا اِس سبب سے کہ جتنی چیز دنیا مین ہی سبکا دینا ممکن نہین تب وہ شربت والا امام محمد کے پاس آیا تب امام محمد نے کہا کہ جب مین نے تجھسے شربت مانگا تھا تب میرا قصد تھا کہ تجھکو تعلیم کرون یہہ مسئلہ اور ایک دوسرا مسئلہ سو اب مین تجھکو یہہ مسئلہ تعلیم نہ کرونگا جو ہزار دینار لینے کے بعد مسئلہ کی شان کی تعظیم کے واسطے تب اُس شربت والے نے امام محمد کو ہزار دینار دیا تب امام محمد نے کہا کہ اگر تو اپنی لڑکی کو ایک مصحف دیوے تو اپنے حلف مین تو سچا ہوے تب اُنکے زمانے کے عالمون نے اِس مسئلہ کی وجہ اور دلیل اُنسے پوچھا کہ یہہ مسئلہ تمنے کہان سے بتایا تب جواب دیا کہ اِس آیت سے یہہ مسئلہ

بتایا فرمایا اللہ تعالی نے * وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ * اور نہ ہرا اور نہ سوکھا یعنے نہ تر اور نہ خشک جو نہین کھلی کتاب مین * تب اِس جواب کو سارے علماے قبول کیا * بیت * علم در یست نیک با قیمت * جہل درد یست سخت بے درمان * یعنے علم بہت اچھا موتی باقیمت ہی اور جہل بڑی سخت درد لاعلاج ہی * انتہی * سو جب اتنے بڑے امام نے اپنے زمانے مین علم کی قدر نا قدروں کے ذہن نشین کرنے کو ہزار دینار جسکا تخمینا دس ہزار روپیہ ہوتا ہی لیکے ایک مسئلہ بتایا تو اِس زمانے کے بیقدروں سے اگر اِس زمانے کے علما اپنا ضروری خرچ اُس شخص سے مانگ لین جو اُنکو بلاتا ہی اور دوسرے مقام پر جانے سے بند کرتا ہی تو اُنپر ملامت کی کوئی وجہ نہین خصوصا ایسے ملک کے لوگون سے جہان کے لوگون کی ایسی استعداد اور لیاقت ہی کہ تھوڑی سی زمین کے واسطے چار چار محکمہ مین مقدمہ لڑتے ہین اور اپنے دین اور مذہب کی بات کو جسپر اُنکی نجات ہے مقابل تھے ایک جاہل بدمذہب کے کہنے سے صاف چھوڑ دیتے ہین اور اپنے مذہب کے کسی عالم نے پوچھتے نہین لیتے اگر اپنا ضروری خرچ لیکے اور اُنکو دین کے مسائل ایسے سمجھا دین کہ کسی جھوٹے کے فریب کے جال مین نہ پھنسین تو مُراد امر خیرخواہی

اور وہی مصلحت ہی اور حق یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا * إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ * بات یہی ہی کہ عمل کا درست ہونا اور ثواب کا ملنا نیت پر موقوف ہی کیا خوب فیصلہ کا کام ہی اور امیرون کے گھر عالموں کو اگرچہ بغیر ہدایت کی نیت کے جانا تقوی ہی مگر فتاوی سراجیہ مین امیرون کے پاس عالمونکے جانے مین بھی عالمون کی مدح کیا ہی * اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ غنی لوگ جو علما کے پاس نہین جاتے ہین اور علما غنی لوگون کے پاس جاتے ہین تو اسکا یہہ سبب ہی کہ غنی لوگ علما کے پاس جانے کی فائدہ سے واقف نہین ہین اور عالم لوگ غنی لوگون کے پاس جانے کی فائدہ سے واقف ہین * تیسری بات یہہ * کہ اُنکے مذہب کی کوئی کتاب یعنے فقہ کی کوئی کتاب اُنکے پاس موجود نہین فقط ایک کتاب بنگالہ زبان مین لکھا ہی اُسی پر اُن لوگونکا عمل ہی اُسکا نام طریقہ احکام ہی اُسمین شریعت کے بہت سے مسئلون کو بدل ڈالا ہی اُن سبکا لکھنا طول ہی بطور نمونہ کے دو ایک مسئلہ اُنکا بدلا ہوا لکھ دیتے ہین وہ یہہ ہی کہ پانچوین طریقہ مین لکھا کہ غسل مین گیارہ فرض ہین حالانکہ ساری حنفی کتاب مین تین فرض لکھے ہین اور گیارھوین طریقہ مین لکھا کہ شرطین اور صفتین نماز کی ستائیس ہین اور ستائیس مین شمار کیا ہاتھونکا زمین کرنا پیشانی کے برابر سجدہ مین اور پانو کی انگلیون کا پھیلانا سجدہ مین حالانکہ ایسا

اُنکی کتاب میں نہیں ہے ایسی ناشایستہ حرکت دیکھ کے کون عاقل اُنکو اہل سنت و جماعت اور حنفی کہیگا وہ تو صرف عوام کو دھوکا دینے کے واسطے اپنی تئیں اہل سنت و جماعت حنفی مذہب کہتے ہیں اور اپنے پاس حنفی مذہب کی کتابیں بھی رکھتے ہیں مگر اُسپر عمل نہیں کرتے اگر سب کتابیں اُنکے مذہب کی ہوتیں اور وہ لوگ اِن کتابوں پر عمل کرتے تو سب تقلید کو کافر کیوں کہتے اور جو جو باتیں وہ لوگ کہتے ہیں اِن کتابوں میں البتہ لکھتیں اور ہمارے ملک کے حنفی علما اور حنفی مذہب کی کتاب سے خلاف کیوں کرتے اور سارے جہان کے حنفی علما حنفی مذہب کی کتابوں سے اُنکی باتوں کو اسلئے رد کرتے اور ایسی فہم اور خوف ہے کہ اگر یہاں کے علما سے بحث کرینگے تو حنفی مذہب کی کتابوں پر عمل کرنا پڑیگا مکہ معظمہ میں استفتا بھیجنے کے بہانہ سے یہاں چاہتے ہیں حالانکہ مکہ معظمہ کے مفتی کے بہت سے فتوا اُنکی باتوں کے رد میں موجود ہیں اُسپر عمل نہیں کرتے جو کوئی چاہے بیکار دین جاہلوں سے تحقیق کر لے اور اُنکے پاس مکہ معظمہ کا فتوا بھی دیکھ لے اور ایک بڑا عیب یہ ہی کہ باوجود یکہ فقہ اور عقائد پر عمل کرینگا اور معتقد ہونیکا دعوا کرتے ہیں اور لا مذہبوں کو برا کہتے ہیں مگر اپنے مذہب کے رد کی بات جو فقہ اور عقائد کی کتاب میں ہوتی ہی اُسکو نہیں مانتے اور ایسے مقام میں حدیث شریف اور قرآن مجید کی آیت پڑھنے لگتے ہیں جیسا

کہ * مَن ترکَ الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر * کے معنے جو ہمارے مذہب کی
کتاب عقائد تمہید اور شرح عقائد نسفی میں لکھے ہیں اُسکو نہیں مانتے
یا فاسق کا لفظ کسی مقام میں قرآن شریف میں کافر کے واسطے
ہی کسی مقام میں گنہگار کے واسطے ہی تو فاسق کے معنے کافر
کہنے کے واسطے آیت پڑھتے ہیں اور لامذہبوں کی طرح سے کہتے
ہیں کہ تم قرآن شریف نہیں مانتے اور حق یہہ ہی کہ فقہ جو ہی سو
عامی کے واسطے مثل عینک کے ہی جو شخص کم بصارت والے
کو عینک لگانے سے منع کرتا ہی تو حقیقت میں وہ شخص قرآن
مجید اور حدیث شریف کو چھڑاتا ہی * یہی تیسری بات جتنے
بدعتی لوگ ہیں اُنکی باتوں کے رد کے واسطے کفایت ہی
* چوتھی بات یہہ * کہ ہم مسلمانوں کا سلسلہ حدیث شریف اور
قرآن مجید کے علم کا اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے علم کا سلسلہ
اور مرید ہونے کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ سے جاملتا ہی اور اس سلسلہ
ملنے کی دلیل صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ حدیث کی کتابوں میں اور
درمختار اور [illegible] سراجیہ اور [illegible] اور [illegible]
اور قول الجمیل وغیرہ میں دیکھو اور یہہ اسطرح سے اس سلسلہ کا پہنچنا
رسول اللہ ﷺ تک اس اُمت محمدی کا خاصہ ہی کہ یہود اور نصاری
اُس نعمت سے محروم ہیں اور اسی سبب سے
شریعت محمدی تحریف سے محفوظ ہی سو ان بزرگوں کے خارج ہونگا

مسلسلہ رسول اللہ صلعم تک نہین پونہچا صرف حاجی شریعت اللہ
تک پونہچ کے موقوف ہوجاتا ہی پس ان خارجیونکے مذہب سے
گھن اور نفرت دلانے کے واسطے یہی ایک چوتھی بات کفایت
ہی اب اس مقام مین ایک نکتہ اور بھی یاد رہے تاکہ اہل سنت
وجماعت کے سوا سارے فرقون کی گمراہی ذہن نشین ہوجاوے
وہ نکتہ یہہ ہی کہ اگر صرف حدیث شریف اور قرآن مجید کا
سلسلہ کوئی آنحضرت تک پونہچا ویگا تو یہہ کفایت نہ کریگا کیونکہ
یہہ دونوکے متن کی سند ہوئی اور حدیث قرآن مین دین یعنے شرایط
ایمان کا اور شرایع یعنے احکام فقہی دونوکا بیان ہی اور یہہ
دونو بات قرآن حدیث کے معنے سمجھنے اور اجتہاد کرکے اُنسے
مسئلہ نکالنے سے حاصل ہوتی ہی اور یہہ مجتہد کا کام ہی تو یہہ بات
باقی رہی کہ اس دین پر صحابہ کا اعتقاد کیسا تھا اور احکام فقہی پر عمل
صحابہ کا کس طرح سے تھا سو ان دونون باتون کی سند فقہ مین ہی
اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ صحابہ مین جو مجتہد تھے وے اپنی اجتہاد کے
موافق اعتقاد رکھتے اور عمل کرتے تھے اور جو مجتہد نہ تھے وے
مجتہد سے پوچھہ لیتے تھے اور آنحضرت صلعم کے وقت مین غیر
مجتہد کو قرآن شریف سے مسئلہ نکالنا منع تھا اِس بات کا
بیان مشکوۃ مصابیح مین باب التیمم مین دیکھو اور عقائد بھی فقہ
مین داخل ہی اور عقائد کا بیان جو ضبط کرنے اور حفظ کرنے کے

واسطے فقہ سے جدا نکال کے لکھا ہی اور آسکو عقائد کی
کتاب بولتے ہین سو یہہ بولنا مجاز کے طور پر ہی اور حقیقت مین
وہ بھی فقہ ہی * چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تصنیف عقائد کی
کتاب کا نام فقہ اکبر ہی اور یہی حال فرایض اور تصوف کا سمجھو
اور شرایط ایمان کا بیان عقائد اور تصوف کی کتابون مین ہوتا
ہی اور اُسی کو علم اسرار بھی کہتے ہین اور شرایع کا
بیان فقہ مین ہوتا ہی اور اسکو علوم احکام بھی کہتے ہین جیسا
کہ قریب ہی معلوم ہوگا **تیسری فصل** اس بیان مین کہ بنگالے کے
خارجی لوگ اہل سنت و جماعت نہین اور نبی کے وارث
اور عالم نہین ہین خارجی لوگ جو عمل کو داخل ایمان کے کرکے
بے نمازی کو کافر کہتے ہین اور اُسکا جنازہ نہین پڑھتے ہو اس
عقیدے کو شرح عقائد نسفی مین خارجی کا عقیدہ لکھا ہی اور
ایسے لوگون کو اجماع کے خارج لکھا ہی اور عقائد تمہید مین ایسے
عقیدہ کے رد مین بہت ہی پاکیزہ مضمون لکھا ہی * اُسکا خلاصہ ہم
لکھتے ہین وہ یہہ ہی کہ شرایط ایمان کی جو ہی یعنے اقرار کرنا
زبان سے اور تصدیق اور یقین کرنا دلمین اُن سب باتونکو جو
رسول صلعم نے اللہ تعالی کے پاس سے لائے سو اُسکو بات کہتے
ہین بات معنے دین یعنے یہی شرایط ایمانکی دین ہی اور شرایع
کو یعنے امر اور نہی کے بجالانے کو یعنے ماموراث پر عمل کرنے اور

منہیات کے ترک کرنے کو خدمت کہتے ہین * یعنے شریعت کے
موافق عمل کرنے کو خدمت کہتے ہین سو امامت بغیر خدمت کے یعنے بغیر
عمل کے درست اور صحیح ہوتا ہی اور خدمت بغیر امامت یعنے بغیر
ایمان کے درست اور صحیح نہین ہوتی اسواسطے کہ امامت یعنے ایمان مین
دوام یعنے ہمیشہ اور ہر وقت پایا جانا شرط ہی * اور خدمت یعنے عمل
مین دوام شرط نہین * انتہی * اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر عمل مین
دوام شرط ہوتی اور اعمال دین مین داخل ہوتا تو جب تک نماز
پڑھتا تب تک مسلمان رہتا اور جب پڑھ چکتا تب کافر ہو جاتا
فعوذ باللہ منہا وعلی ہذا القیاس سارے اعمال کا یہی حال ہوتا تو
حقیقت مین ان خارجیوں کا استاد اپنے اور اپنے شاگردون کے
بار بار کافر ہونے پر راضی ہوا کیونکہ عمل کا ہمیشہ برابر ادا کرنا
محال ہی اور جاہل لوگ اس قدر ذی بات کا بھید نہین
سمجھتے اور امامت یعنے دین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے
لیکے ہمارے نبی ﷺ کے وقت تک کبھی نہ بدلا اور خدمت یعنے شریعت
بدلا کی ہی چنانچہ یہہ مضمون نور علی نور مین دوسری فصل کی تیسری
ہدایت مین بخوبی لکھا ہی * اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اعتقادی اور
ایمانی باتین جسکا بیان کلمہ طیب اور شہادت اور امنت باللہ
مین ہی سو ایک ہی دین ہی * اور امر اور نہی یعنے شریعت ہی اور
پس شریعت والے پانچ رسول اولوالعزم ہین حضرت

آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی
حضرت محمد علیہم السلام اور سب کتاب شریعت نہین کہلاتین
بلکہ جنمین امر اور نہی ہو وہی شریعت ہوئی اسیواسطے زبور
شریعت نہین کہلاتی کیونکہ اُسمین امر اور نہی نہین ہے
بلکہ اُسمین دعا اور وعظ ہی تو بس شریعت اپنا وقت
تمام ہونے سے بدلی جاتی تھی اور اعتقادی بات کبھی نہ بدلی گئی
یعنے ایمانی بات حضرت آدم علیہ السلام سے لیکے ہمارے نبی صلعم
تک ایک ہی رہی اور ایمان سبکا ایک تھا اور شریعت اور
عمل سبکا ایک نہ تھا بلکہ وہ بدلا جاتا تھا اور اسی بات پر سب
نبیونکا ایمان تھا اور یہہ بات ظاہر ہی مثلاً ہماری شریعت کے
موافق وضو غسل تیمم روزہ نماز وغیرہ اعمال حضرت عیسی علیہ السلام
کے وقت مین نہ تھا اور باوجود اسکے ایمان اُنکا اور سب
نبیونکا ہمارے نبی صلعم کے موافق تھا تو اِن نماز جی لوگون نے
جو ہمین کو داخل ایمان کے کیا اور نماز نہ پڑھنے کے سبب سے
بے نمازی کے جنازہ کی نماز کو منع کردیا اور کھانے پینے کے واسطے
بڑی چین چان بیقرار کیا اور مسلمانون کی جماعت مین پھوٹ ڈال
دیا اور صرف کلمہ سے اُنکو مسلمان نہ جانا تو اِسی صورت مین
ایمان اور شریعت کو ایک کرڈالا اور ایک لاکھہ چوبیس
ہزار پیغمبرون کے اور سارے فقہا اور متکلمین اور صوفیہ

اور اپنے ملک کے سارے مولویون اور پیرزادون اور قاضیون اور سارے خواص اور عوام کے جنھین یہہ چون چان نہ تھی خلاف کیا تو دنیا مین اُنسے برا کوئی فرقہ نہ تھہرا اور عقائد تمہید کے دسوین قول مین لکھا ہی * کہ اجماع کیا ہم سب کے سب اہل سنت وجماعت نے اِس بات پر کہ محال اور مکان ایمانکا دل اور زبان ہی دل محل اعتقادکا ہی اور زبان محل اقرار کا ہی اور یہہ دونون رکن ہین ایمان کے یہہ جو ہمنے بیان کیا اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہی سو لیکن اقرار اور تصدیق دونون عرض ہین اِسواسطے کہ یے دونون بندے کی صفات مین سے ہین اور یہہ عرض جو ہی سو دو زمانے تک باقی نہین رہتا یعنے جس زمانہ مین پایا جاتا ہی اُسکے سوا دوسرے زمانے تک باقی نہین رہتا لیکن حکم ایمانکا باقی رہتا ہی علی الدوام اور ہمیشہ کہ اُسکو اللہ تعالی باقی رکھتا ہی * سو کوئی شخص ایمان کے حکم سے خارج نہین ہوتا ہی اُس شخص سے اِس عرض کے فنا ہونے سے اور یہہ مسئلہ روشن ہوتا اور دکھلاتا ہی نکاح کے مسئلہ سے اور وہ مسئلہ یہہ ہی کہ نکاح جو ہی سو ایجاب اور قبول ہی * اور ایجاب اور قبول دونون عرض ہین کہ دو زمانہ تک باقی نہین رہتے جس وقت پائے جاتے ہین اُسیوقت چھترا جاتے ہین * یعنے ہوا پر اڑتے جاتے ہین

مگر یہہ کہ حکم نکاح کا باقی رہتا ہی اور وہ کیا ہی کہ حلال ہونا جب تک
کہ اُسپر کوئی چیز ایسی نہ آپڑے جو اُسکو دور کرے یا توڑ دے
جیسا کہ طلاق اور مانند اِسکے سوا ایسا ہی ہی اِس مقام مین یعنے ایمانکے
مسئلہ مین بلکہ حکم ایمانکا قوی زیادہ اور بڑی تاکید کا ہی تو فنا ہونا
لفظ اقرار کا اور فنا ہونا تصدیق کا جو بندونکا عمل ہی کہ دلسے اور علم سے
ہوتا ہی واجب اور ثابت نہین کرتا ہی ایمانکے حکم کے فنا ہونیکو جب
تک آنہ پڑے ضد اور نقیض ایمانکا اور وہ کیا ہی کہ کفر تو یہہ جو کہ
کہتے ہیں کہ بیشک مومن جب ایمان لایا ایکبار تو بیشک حکم دیا
جاویگا اُسکے ایمانکا اور اگر پہلی بار کے بعد اقرار کیا یعنے کلمہ اسلام کا اقرار
کیا ہزار دن بار تو بیشک ایمان وہی پہلا اقرار ہی اور پہلے اقرار کے
سواے جو ہی سو وہ تکرار ہی پہلی بار کے اقرار کا اور اگر نہ کہا کلمہ
اسلام کا مگر ایک ہی بار اور جیتا رہا برسون تو بیشک اُسکے کفر کا
حکم نہ دیا جاویگا جب تک کہ نہ ظاہر ہوگی اُس سے ضد کلمہ کی اور اگر
اِسی حالت پر مر گیا تو بیشک اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور وہ شخص
ہوگا مومن جب تک کہ نہ ظاہر ہوگا اُس سے خلاف ایمان کے ۱۲ انتہی *
اب جاننا چاہیئے کہ خارجی لوگونکے عالم سے مسئلہ پوچھنا اور اُنکی بات
سننا درست نہین ہی کیونکہ وے لوگ نبی کے وارث بھی نہین
ہیں اور عالم بھی نہین ہیں اِس مضمونکا بیان نور علی نور اور
تزکیۃ العقاید مین مفصل لکھا ہی اُسمین لوگ دیکھ لین اب جو علما
کہ وارث انبیا کے ہیں اُنکا بیان کرنا بھی ضرور ہی تاکہ جو عالم

لوگ کہ وارث نہین ہی اُنکی بات سنکے لوگ گمراہ ہوون چنانچہ کہ اِس ملک مین لامذہب لوگ اور بنگالے کے خارجی لوگ اور وحدت وجودی لوگ دھوکہا کہاکے گمراہ ہوگئے اب اِس بیان سے انشاءالله تعالی سب لوگ پھر درست ہو جاوینگے اور اپنی غلطی سے استغفار کرینگے وہ بیان یہہ ہی مکتوب دویست وشصت وشستم مین حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سره فرماتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ * اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ * عالم لوگ جو ہیں سو نبی لوگونکے وارثین ہیں سو جو علم کہ انبیاعلیہم الصلوة والتسلیمات سے باقی رہا ہی دو نوع پر ہی ایک علم احکام کا اور دوسرا علم اسرار کا * انتہی * پھر حضرت مجدد قدس سره آگے فرماتے ہیں اور وارث وہ شخص ہی کہ جسکو دونون نوع کے علم سے سہم یعنے حصہ ملے اور وہ شخص وارث نہین ہی کہ اُسکو ایک نوع سے حصہ ملے اور دوسری نوع سے حصہ نہ ملے کیونکہ یہہ بات وارث کی منافی ہی اِسواسطے کہ وارث کو مورث کے ہر قسم کے ترکہ سے حصہ مقرر ہوتا ہی ایسا نہین کہ بعضے قسم کا حصہ ملے اور بعضے قسم کا نہ ملے اور جس شخص کو کہ بعضی معین چیز سے حصہ ملتا ہی وہ شخص داخل غرما کے یعنے قرض پانیوالونکے ہی کہ اُسکے حق باقی رہنے کے سبب سے مورث کے ترکہ مین اُسکا بھی علاقہ لگ گیا ہی اور ایسا ہی فرمایا علیہ الصلوة والسلام نے * عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ * میری اُمت کے عالم لوگ

بنی اسرائیل کے نبی لوگونکے مانند ہیں اور اس حدیث میں علما سے
وارث علما مراد ہیں فرمانہیں مراد ہیں کہ بعضے ترکے سے حصہ لیا ہی
کیونکہ وارث کو قرب اور جنسیت کے واسطے سے مورث کے مانند
کہہ سکتے ہیں بخلاف غریم یعنے قرض پانیوالے کے کہ وہ اس قرب
اور جنسیت کے علاقہ سے خالی ہی تو پس جو شخص کہ وارث
نہوگا وہ شخص عالم بھی نہوگا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ اُسکے علم کو ایک
قسم کے علم کے ساتھ مقید کریں اور کہیں مثلا کہ یہہ شخص عالم
علم احکام کا ہی یا فلانے علم کا عالم ہی اور عالم مطلق وہ شخص
ہی کہ دونوں قسم کے علم سے اُسنے بہت سا حصہ پایا ہی ۔ انتہی
اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ لا مذہب لوگوں کے عالم انبیا کے
وارث نہیں کیونکہ علم احکام کا جو فقہ ہی سو اُسسے اُن لوگونکو انکار
ہی اور علانیہ کہیں کہیں لوگونکو فقہ پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں
اور ہر جاہل کو حدیث پر عمل کرنیکا حکم دیتے ہیں اور اُسیکو عمل
بالحدیث کہتے ہیں اور جس مقام میں فقہ کے انکار کا موقع نہیں
پاتے وہاں جب کوئی پوچھتا ہی کہ تم فقہ پر عمل کرتے ہو تب کہتے
ہیں کہ ہم فقہ پر کسواسطے عمل نہ کرینگے جو فقہ کہ قرآن اور حدیث
کے موافق ہی اُسکو ہم مانتے ہیں اور یہہ اُنکا بڑا کید ہی کیونکہ
قرآن حدیث کے موافق غیر موافق ہونا مجتہد کے سوا کون معلوم کرسکتا
ہی تو یہہ ایسا کید ہی کہ اُنکا تابعدار قیامت تک فقہ کا منکر رہیگا
اور کتنا ہی پڑھیگا رسول اللہ ﷺ کی وارث سے محروم رہیگا اور

اسی طرح سے بنگالے کے خارجی لوگونکے عالم بھی انبیاکے وارث تھتین
کیونکہ علم اسرار سے جو تصوف ہی اُن لوگونکو انکار ہی اور
اسی طرح سے جو لوگ حضرات صوفیہ کے علم اور اُنکے عقاید سے
مطابق واقف نہین ہیں اور اپنے تئین صوفی جانتے ہیں اور اسلام
کے حضرات صوفیہ اور ہندونکے جوگیونکی بات مین فرق نہین کرتے
اور بعضی بات جو ناواقفون نے مشہور کر دیا ہی اور اُس بات کا
تصوفکی کتاب مین کہین پتا اور نشان نہین اُسکو تصوفکی بات
جانتے ہیں مثلا مشہور کر دیا ہی کہ آدمی کے بدن مین مقام محمود ہی
اور یہہ بات نری غلط ہی مقام محمود کا بیان عالمون سے دریافت
کرلو اُس مقام مین تو کھڑے ہوکے آنحضرت صلعم اُمت کی
شفاعت کرینگے اور وہ مقام آنحضرت صلعم کیواسطے خاص ہی
وہ مقام سب آدمی کے بدن مین کہان سے آیا * یا مثلا ناسوت کہتے
ہیں انسان کو * اور ملکوت کہتے ہیں عالم ارواح کو * اور
جبروت کہتے ہیں اللہ تعالی کی صفات کو * اور لاہوت کہتے ہیں
خود ذات پاک کو اور اِسمین شبہہ نہین کہ انسانکے دس لطیفے
جو بعضے عالم خلق ہیں اور بعضے عالم امر ہیں اور وہ بھی ملکوتمین
داخل ہیں سو اُنکی سیر اور مراقبہ کرنا ہوتا ہی اور جبروت یعنے اللہ
تعالی کی صفات کا بھی مراقبہ کرنا ہوتا ہی اور مراقبہ کرنے سے لاہوت
یعنے خود ذات کا قرب اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہی سو ناواقفون نے
مشہور کر دیا کہ ناسوت ملکوت جبروت لاہوت یہہ چار مقام

* *

آدمی کے بدن میں ہیں اور چار دکا مقام اور رنگ وغیرہ بادین لکھا ہو
سب جھوٹ ہے تو ایسی بات کہنے والے بھی علم اسرار سے واقف
نہیں اور رسول اللہ صلعم کے وارث بھی نہیں ہیں * دوسرا وعظ *
جب علم احکام اور علم اسرار اور رمات اور دین اور خدمت اور
شریعت کا فرق معلوم ہو چکا تو اب اصحابوں کا سمجھانا بھی بہت ضرور
ہوا کہ علم شریعت اور علم احکام کا کسکو کہتے ہیں اور اُسکو
اِس اُمت مرحومہ میں سے پہلے کس نے لکھا ہی سو اِس باتکی حقیقت یہ
ہی کہ علم احکام اور علم شریعت فقہ کو کہتے ہیں اور سبکے پہلے
اُسکو امام اعظم رحمہ اللہ نے لکھا تب اسی طور پر سارے
جہان کے فقہانے کتابیں لکھا اور قیامت تک لکھتے جاوینگے اِس
باتکی تصریح نسیم الحرمین میں دیکھو اور اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ
مسند خوارزمی میں لکھا ہی کہ بیشک امام ابوحنیفہ رح اُن شخصوں
میں سے پہلے ہیں جسنے احکام کو استنباط کیا اور اجتہاد کے قاعدے
مضبوط کیا اور احکام الہی کو خوب پہنچے اور اُسی مسند میں ہی
کہ ابوحنیفہ نے اجتہاد کیا اور فتوا دیا تابعین کے زمانے میں رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین اور اُسی مسند میں ہی کہ ابوحنیفہ پیشوا تھے فتوا میں
تابعین کے زمانے میں اُنکی تعظیم سب کرتے تھے اور اُسی مسند
میں ہی کہ پہلے جس شخص نے شریعت کے علم کو تالیف کیا وہ
ابوحنیفہ ہیں اُن کے سوا کسی نے یہہ کام نکیا اور لوگوں نے علم
فقہ کو تالیف نہ کیا اور نہ کوئی کتاب درست کیا ویلوگ اپنے

یاد رکھنے کی قوت پر اعتماد رکھتے تھے سو جب ابو حنیفہ نے علم کو
منتشر دیکھا نا خلف لوگون سے ڈرے کہ کہین دے لوگ
علم کو ضایع نہ کرین بموجب فرمانے علیہ الصلوۃ والسلام کے جو
فرمایا کہ اللہ تعالی علم کو چھین کے نہ اُٹھالیویگا کہ اُسکو لوگونسے چھین
لے علم کو نہ اُٹھالیویگا مگر علماؤن کے مرنے سے پھر رہجاوینگے جاہل
سردار ہین اور بغیر علم کے فتوا دینگے پھر آپ بھی گمراہ ہونگے
اور دوسرونکو بھی گمراہ کرینگے تو اسواسطے ابو حنیفہ نے علم
فقہ کو تالیف کیا اور اُسکو باب باب مقرر کیا اور ترتیب کے ساتھ
کتابین لکھا اور شروع کیا طہارت کا بیان پھر نماز کا پھر روزہ کا پھر
ساری عبادت کا بیان پھر معاملات کا بیان بعد اسکے ختم کیا کتاب کو
میراثون کے بیان پر اور طہارت اور نماز سے اسواسطے شروع کیا
کہ یے دونون ساری عبادتونسے بڑی ضروری ہین اور یے
عبادتین سب کے واسطے عام ہین اور میراث پر ختم اسواسطے کیا
کہ وہ آدمی کا آخری احوال ہی اور اُسی مسند مین مسند کے
چالیسوین بابکی فصلون کی فہرست مین کہا کہ یہہ فصل ہی ابو حنیفہ
کے یار یعنے شاگردونکی شناخت مین جنسے راویون نے روایت
کیا ہی اس کتاب مین اور وے پانچ سو یا زیادہ ہین اور اُسی
فصل مین اُن کا ذکر ہی جنسے امام بزرگ شافعی نے اپنی مسند
مین روایت کیا ہی اور اُس مسند کو ابو العباس محمد ابن یعقوب اصم
نے جمع کیا ہی اور اُس مسند مین امام شافعی کے مشایخ ابو

* *

حنیفہ کے شاگردو غیرہ ہا کے باب مین شیخ ہیں اور اُس فصل مین

ابو حنیفہ کے اُن شاگردونکا ذکر ہی جنسے امام احمد ابن حنبل اور

بخاری اور مسلم اور ان بزرگون کے شیوخ نے روایت کیا

ہی شیخ کہتے ہیں مرشد اور استاد کو اُسکی جمع مشائخ اور شیوخ

ہی * انتہی * تو اب اِن سب باتون سے جاہلون کی بات رد

ہوگئی جو کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ محدث نہ تھے اور ثابت ہوا کہ وہ

رحمہ اللہ ان سب مذکور محدثونکی سند تھے اور وے سند کیونکر

نہون حالانکہ وہ رحمہ اللہ سلف تھے اور تینون نیک قرن میں سے

پہلے قرن مین تھے اور فقہا کے ساتو طبقہ مین سے پہلے طبقہ مین تھے

اُنھون نے روایت کیا تابعین سے اُنھون نے صحابہ سے یا روایت

کیا صحابہ سے اُنھون نے نبی ﷺ سے اُنھون نے جبرئیل علیہ السلام

سے اُسنے اللہ واحد قہار سے * اور اُنسے بڑے بڑے بزرگون

نے روایت کیا جیسا کہ ابھی تجکو معلوم ہوتا ہی * اور اسی سند

مین جو ذکر کیا مصنف نے عبارت کشف کی اور وہ عبارت یہہ

ہی ابو حنیفہ کی فضیلت نہین ثابت ہوتی ہی مگر اسی سبب سے

کہ بڑے بڑے لوگون نے اُنسے روایت کیا جیسے عمرو ابن

دینار اور وہ ابو حنیفہ کے اُستادون مین سے اور بڑے عالمون

مین سے ہی اور روایت کیا اُنسے اُنکے مثل اور مانند لوگون نے

جیسے عبد اللہ ابن مبارک اور یزید ابن ہارون ہین * کہا محمد ابن

اسمعیل نے یعنے بخاری نے کہ روایت کیا ہی ابو حنیفہ سے حماد

ابن عوام اور ابن بشر اور وکیع اور امام ابن خالد اور ابو معاویہ
ضریر نے * اور تحقیق روایت کیا اُنسے عبد العزیز ابن ابی رَوّاد
اور عبد المجید ابن ابی رواد اور سفیان ابن عیینہ اور فضیل
ابن عیاض اور داؤد طائی اور ابن جریج اور عبد اللہ ابن یزید
مقری نے روایت کیا اُنسے نوسی حدیث اور سفیان ثوری
اور ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ نے روایت کیا اُسے ایک
ایک حدیث اور مسعر ابن کدام اور اسمعیل ابن ابی خالد
اور شریک ابن عبد اللہ اور حمزہ ابن حبیب مقری نے روایت
کیا اُسے بہت سی حدیث * اور امام عاصم ابن ابی النجود قاریون
کے امام ابو حنیفہ کے استاد ابو حنیفہ سے مسئلہ پوچھتے تھے اور
اُنکے فتوا پر عمل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تجکو جزا جزا دے
ای ابو حنیفہ اور کہتے تھے تو ہمارے پاس آیا تھا چھوٹا اور ہم
تیرے پاس آئے ہیں بڈھے یعنے تو جب ہمارے پاس علم پڑھنے کو
آیا تھا تب چھوٹا تھا پھر اللہ نے تجکو ایسا مرتبہ دیا کہ ہم بڈھے ہیں
اور تیرے استاد ہیں مگر تیرے فتوا کے محتاج ہیں اور تیرے
پاس آتے ہیں * انتہی * اور بیشک خوارزم کے سردارے
خطیبونکے خطیب صدر الائمہ ابو موئد موفق ابن احمد مکی نے ابو حنیفہ
کی تعریف میں ذکر کیا کہ تمام دنیا کے مسلمانون کے استادون اور
مرشدون میں سے سات سو بتیس شخص ہیں کہ اُنھون نے ابو
حنیفہ سے روایت کیا * انتہی * مسند خوارزمی کے مضمون سے
ثابت ہوا

* *

ثابت ہوا کہ تابعین کے زمانے میں جنکے بہتر ہونیکی گواہی رسول
اللہ ﷺ نے دیا ہی امام ابوحنیفہ سبکے پیشوا تھے اور سب اُنکی تعظیم
کرتے تھے اور شریعت کے علم کو اُنھوں نے بالیف کیا اور اُنکے
لکھنے کی تقلید تمام جہان نے کیا اور قیامت تک کرتے جاوینگے
یعنے اُنکے لکھنے کے بعد جسنے جو علم شریعت کا یعنے فقہ لکھا سب نے
اُنکی تقلید کرکے طہارت سے شروع کیا اور میراث کے بیان پر تمام
کیا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وضع پر باب باب لکھا یہانتک
کہ معتزلہ اور شیعہ وغیرہ فرقون نے بھی ایسا ہی کیا گو کہ بسبب
گمراہی کے اُن سبھون نے اُس باب کے مسئلون میں خلاف کیا
مگر شریعت کے علم کی اصل وضع کے خلاف کرنیکی گنجایش نہ دیکھا اور امام
شافعی اور امام احمد ابن حنبل اور بخاری اور مسلم رحمہم اللہ
تعالی اُنکے شاگردان شاگردمین ہین اور امام عاصم قاری جو نیکے امام سے
وغیرہ اولیاء اللہ اور اماموں نے اور مجتہدون نے بھی اُنکی تقلید
کیا۔ تو اب اِس زمانے کے لوگ جنکو اجتہاد کی لیاقت مطلق نہین
ہی وے جو امام ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرتے ہین تو بلاشبہہ
اجماع کے خلاف کرتے ہین اور اُنکی بات کا سننا بلاشبہہ گمراہ ہونا ہی
اور مسئلہ مذکورہ کے مضمون مذکور میں غور کرنے سے اور بھی بہت
سے پاکیزہ مضمون نکلتا ہین خلاصہ یہ کہ شریعت محمدی کے لکھنے
والے امام ابوحنیفہ ہین اُنکے لکھنے سے منہ موڑنا شریعت محمدی
سے منہ موڑنا ہی اب فقہ پر عمل کرنیکے واسطے جو ہمارے دین میں

قاعدہ مقرر ہو چکا ہی اُسکو بھی مردود یہہ ہی * تیسرا وظیفہ * اب
ایک قاعدہ کا یہہ جو اہل سنت و جماعت کے سوا سارے گمراہ فرقونکے
رد کے واسطے عمدہ کفایت ہی ہم لکھہ دیتے ہیں سو مناسب ہی کہ جو
لوگ آپ سمجھہ سکین وے آپ سمجھہ لے اور جو لوگ آپ نہ سمجھہ
سکین سو کسی عالم سے سمجھہ کے اِس قاعدیکو یاد کر لین * وہ قاعدہ
یہہ ہی کہ فقہ کے مقید لوگون یعنے فقہ جاننے والون اور اُسپر عمل
کرنیوالونکے سات طبقے ہیں * پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا جیسے
چارون امام اور جو کسی راہ چلا * دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب
کا جیسے ابو یوسف اور محمد او و اصحاب ابو حنیفہ کے جنکو مسئلہ نکالنے
کی قدرت تھی ابو حنیفہ کے قاعدونکے موافق * تیسرا طبقہ مجتہدین
فی المسایل کا * چوتھا طبقہ مقلدون میں اصحاب تخریج کا * پانچوان
طبقہ مقلدون میں اصحاب ترجیح کا * چھٹہان طبقہ مقلدون میں اُن
لوگونکا جو اقوی اور قوی اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور روایت
نادرہ میں تمیز کر سکتے ہیں * ساتوان طبقہ اُن مقلدونکا جنکو اِن
مذکورہ باتونکی قدرت نہین اور دبلی اور موٹی میں فرق نہین کر سکتے
اور در مختار کا مصنف بھی اِسی ساتوین طبقہ میں ہی اور وہ بہت
بڑا شخص ہی اور اپنی کتاب میں اوپر کے طبقے والونکی تحقیق خوب
لکھتا ہی اور ہم لوگ کس گنتی شمار میں ہیں سو وہ خود لکھتا ہی کہ ہم
لوگون پر یعنے ساتوین طبقہ والون پر واجب ہی اُنکی تابعداری کرنا
اور اُسپر عمل کرنا جسکو اوپر کے طبقے والے فقہا ترجیح دے گئے

* *

ہیں اور جسکو صحیح کہہ گئے ہیں جیسا کہ اگر وے لوگ اپنی زندگی
میں فتوی دیتے تو ہمکو اُسکی مخالفت درست نہوتی پھر اگر کتابوں میں
اُنکے قول بلا ترجیح کے مذکور ہوں اور صحیح غیر صحیح میں اختلاف
ہو تو ہم اُسپر عمل کریں جسپر اُنہوں نے عمل کیا باعتبار بدلنے
عرف اور لوگوںکے حال کے اور جسمیں بہت آسانی ہو اور جسپر
ہمارے مذہب والوںکا عمل برابر سے چلا آتا ہی اور جسکی دلیل
قوی ہی اور اِن باتوں کے پہچاننے والے سے زمانہ خالی نہیں انتہی *
سو جسکو اِن باتوںکی امتیاز نہو وہ ایسے عالم سے پوچھے جو اِن مذکور
باتوں کو اوپر کے طبقہ والوںکے موافق کتاب دیکھ کے بتادے ایسا
نہ کرے کہ خود کسی عالم کے عمل اور آپ سمجھ کے موافق عمل کرے
اور کہہ کہ فلانے عالم کو ہمنے یہہ کام کرتے دیکھا اور یہہ بات اُسے
سُنا یا جس باتکو اوپر کے طبقہ والے فقہا ترجیح نہ دیگئے مثل رفع یدین
اور آمین بالجہر کے اُسپر عمل کرے اور یوں سمجھے کہ یہہ سنت کی
محبت ہی سو حقیقت میں یہہ اپنی خواہشکی تابعداری اور شریعت
کی مخالفت ہی کیونکہ فقہا دین کے حاکم ہیں اور دین کے مختار ہیں
اور اُنکو حکم دینے کا اختیار ہی اِسواسطے کہ اُنکو شارع نے یعنے
اللہ اور رسول نے دین کا حاکم بنایا ہی اور وے لوگ اولوالامر ہیں
شارع کی مراد کو خوب پہچانتے ہیں اور اُسیکے موافق حکم دیتے
ہیں کوئی حکم اپنی طرف سے نہیں دیتے اِس سبب سے اُنکے حکم کی
مخالفت میں شرع کے حکم کی مخالفت ہی اِس مضمون کی تصریح

✱ ✱

تنبیہ الحرمین میں دلیلان کے ساتھ ہمنے لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی
کہ فقہا دین کے حاکم ہیں دین کے معاملہ میں حکم دینے کا اُنکو اختیار ہی
اور محدث لوگ دین کے چوکیدار ہیں دین کی امانت کو یعنے حدیث
کو حفاظت کے ساتھ دیکھ کے اُسکے لایق لوگونکے پاس بجنسہ پہنچا
دیتے ہیں اُنکو حکم دینے کا اختیار مطلق نہیں ✱ اور صوفیہ لوگ
دین کی حمایت اور ترویج کرنیوالے ہیں یعنے اُنسے کرامات ظاہر ہوتی
ہیں اور اُنکی صحبت کی برکت سے سالکون کو یقین کے مرتبے
اور دین میں استقامت حاصل ہوتی ہی اور اُنکے سبب سے دین
کی رونق ہوتی ہی حکم دینے کا اختیار اُنکو بھی نہیں ہی ✱ الغرض
چھہو طبقے کے مجتہد فقہا کے سوا حکم دینے کا کسیکو اختیار نہیں نہ مقلدونکو
نہ محدثونکو نہ صوفیہ کو جیسا کہ دنیا کے حاکم کے سوا کسی سپاہی کو حکم دینیکا
اختیار مطلق نہیں ہوتا یہہ قاعدہ یاد رہے در المختار اور رد المحتار
اور قول السدید المفید کے مضمون بموجب ہمنے یہہ قاعدہ لکھا اور
فقہ اور عقاید اور تصوف اور تفسیر اور حدیث کی شرحون میں
غور کرنے سے یہہ قاعدہ صاف دکھاتا ہی اور ان تینون مذکور کتابون
کے مصنف لوگ بڑے معتبر اور محقق مشہور ہیں اُن لوگون نے
بڑی بڑی معتبر کتابون سے نکال کے یہہ قاعدہ لکھا ہی اور اِس
قاعدہ کے صحیح ہونے پر اُمت کا اجماع ہی کیونکہ کسی نے اِس
قاعدہ سے انکار نہ کیا اور سارے فقہا اور محدثین اور مفسرین
اور متکلمین اور صوفیہ فقہ پر عمل کرتے ہوئے چلے آئے ہیں اور

فقہ

* *

فقہ پر عمل کرنیکی تاکید سب نے کیا ہی چنانچہ اشباہ و النظائر میں لکھا
ہی کہ بزازی نے اپنی کتاب مناقب میں اِن چار چار چیزوں کو ذکر
کیا سو اُن سب چار چار چیزونکے بیان کے بعد امام بخاری نے کہا پھر
اگر طاقت نہ رکھے اِن سب مشکل بوجھ کے اُٹھانیکی تو اُسپر واجب
ہی فقہ کا اختیار کرنا جسکا سیکھنا ممکن ہی اپنے گھر بیٹھے بیٹھے اور فقہ
سیکھنے میں نہ تو دور دراز سفر کرنیکا محتاج ہی اور نہ مانگ مانگے
پھرنیکا اور نہ جہاز کشتی پر سوار ہوکے دریا کی سیر کا اور باوجود
اِس آسانی کے فقہ جو ہی سو پھل اور مقصود اصلی حدیث کا ہی اور
فقیہ کا ثواب اور اُسکی عزت محدث کے ثواب اور اُسکی عزت سے
کم نہیں یہانتک بخاری کی بات تمام ہوئی سو اِس بات سے
فقہ کے مرتبہ کی بلندی دریافت کرو اور رسول اللہ صلعم نے جو
علم اپنی میراث میں چھوڑا ہی سو بھی دو علم ہی فقہ اور تصوف سو
جسنے اِن دونو علم کو حاصل کیا وہ شخص عالم اور نبی کا وارث
ہی اور جسنے دونوں علم کو حاصل نہ کیا سو عالم بھی نہیں اور نبی کا
وارث بھی نہیں اِس باتکی تصریح اوپر گذر چکی * تو اب
جس مسئلہ کو چھوٹے طبقہ کے فقہا نے ترجیح دیا اور اُسکو صحیح کہا اُسپر
عمل کرنا اور اُسکی تابعداری کرنا واجب ہی اور اُسپر عمل نہ کرنا
اور اُسپر اعتراض کرنا واجب کا ترک کرنا اور عین شارع کے
حکم پر اعتراض کرنا ہی مثلا حنفی مذہب کے چھوٹے طبقہ کے فقہا نے اُنکی
تقلید کرکے جیسا پیچ طبقہ کے بھی ممتاز سے فقہا نے۔ شمس الائمہ اور ابن

* *

لگے اخفا کو اور تکبیر افتتاح کی وقت کے سوا رفع یدین نہ کرنیکو ترجیح دیا اور چاروں اماموں میں سے ایک امام کو معین کر کے اُسکی تقلید کو واجب کہا ہی اور فقہ کے موافق عمل کرنیکو فرض کہا اور فقہ کے منکر کو کافر کہا اور اہل سنت کے علما کی تحقیق کے موافق جو کچھ علم کلام کی کتابوں میں مثل عقائد تمہید اور شرح عقائد نسفی وغیرہ میں لکھا ہی اُسکے موافق اپنے عقیدے کے درست کرنیکو واجب کہا اور اُسکے خلاف عقیدے والے کو گمراہ اور خارجی اور رافضی اور معتزلہ لکھا * اور جو شخص کہ کلمہ گو ہی وہ اگر نماز نہیں پڑھتا ہی یا دوسرے گناہ کبیرہ میں گرفتار ہی تو اُسکو مومن فاسق کہا اور اُسکے جنازہ کی نماز کو درست کہا * اور جس ملک میں اہل اسلام کے سوا دوسرے فرقہ والا بادشاہ غالب ہو جاوے جیسے کہ اس ملک ہندوستان اور بنگالہ میں ہو گیا ہی تو اُس ملک میں جمعہ اور عیدین کی نماز کو درست کہا ہی اور جمعہ اور آخر الظہر دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہی اور دونوں کو واجب کہا ہی وعلی ہذا القیاس جس مسئلہ کو ان لوگوں نے درست کہا ہی اور اُسکو ترجیح دیا ہی اور اُس مسئلہ کی ساری دلیلوں کو اُن لوگوں نے دیکھے اور سمجھے اور اُن میں خوب غور کر کے جو حکم دینا تھا سو دے چکے ہیں تو اب اُس مسئلہ میں ساتویں طبقہ کے خواص علما اور فقہا کو سوا اُن لوگوں کی تقلید کے چارہ نہیں اور اُس مسئلہ میں ان لوگوں کو پھر سے نو بحث اور تقریر اور گفتگو کرنا

محض

* *

محض لغو اور بے فائدہ اور واجب کا ترک کرنا اور حرام مین
گرفتار ہونا ہی اور عوام کا تو کیا ذکر ہی خصوصاً اس ملک کے عوام کا
اس ملک کے عوام تو صبح صادق کو نہین پہچانتے جسکے پہچاننے پر
روزے نماز کا مدار ہی تو یہ لوگ دینی مسائل کو کیا پہچانینگے *
اور ان عوام لوگوں کا جیسا چاہیئے برا حال ہی اسکا بیان کرنا طول
ہی انکے حال کا بیان مختصر یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اسکے رسول
مقبول صلعم کے نام کی اور شریعت کے حدود کی تعظیم بالکل انکے
دل سے نکل گئی ہی حالانکہ اللہ تعالی کے نام کی تعظیم کے سبب سے
شیطان اور برے برے سخت مرض دور ہو جاتے ہین مثلاً
اِس مضمون کی دعا کہ ای قائے مرض اگر تو اس مریض سے جدا
نہوگا تو تو اللہ تعالی سے بیزار اور جدا ہونیوالا ہی * یا اِس مضمون کی
دعا کہ جو کوئی اللہ تعالی کی طرف بلانیوالے کے بلانے کو قبول نہ کرے
تو اُسکا کہین ٹھکانا نہین اور اُسکا کوئی پشتی کرنیوالا نہین سنکے
دور ہو جاتے ہین * اور ان عوام کے نزدیک اللہ تعالی کا نام لینا
اور اُسکے حدود کا بیان کرنا کچھ فائدہ نہین کرتا قول الجمیاں مین
اُن دعاؤن کو دیکھ کے ہمارے اِس بات کے مغز کو دریافت کرو
الغرض جب اِس زمانے مین کوئی گمراہ کسی دینی مسئلہ مین
کسی سے مناظرہ اور بحث کرنے جاتے تو اُسکے مناظرہ اور بحث کا
مدار اور ٹھکانا اور فیصلہ اور حکم مقرر کرنا یعنے حاکم اور ثالث
اور منصف مقرر کرنا اِسی قاعدہ کلیہ کو مقرر کرے اور دونون جانب

کے حق کمراہ ہوالی اپنے دعوی کو انہین چھوٹ لہنے والون کی کتاب سے بنصر یح دکھاوین اور جو شخص اس بات کو قبول نکرے وہ جھوٹا ہی اور وہ اس خاکسار کے پاس چلا آوے اس قاعدہ کلیہ پر عمل کرنے کی برکت سے انشاء اللہ تعالی اسکو ہم ایسا پھنساوینگے جیسا گدھا چہلے اور دلدل مین پھنس جاتا ہی اور ہمنے جو نقشہ احقاق الحق اور نسیم السحر مین لکھا ہی اسکو دیکھ کے ہمارے اس دعوے کو لوگ صحیح جانین اور ہمارے اس دعوے کو تکبر اور غرور نہ جانین کافرون اور گمراہون کے دبانیکو ایسا تکبر اور غرور درست ہے کہ حقیقت مین یہ تکبر اور غرور نہین ہی بلکہ اپنے مولا کے دین قبول کرنے مین اپنے تئین اور درستی کے تئین عاجز جانتا ہی *

خاتمہ *

ذکر مظاہر کے مفتی کے فتوا کے ذکر مین پوشیدہ نرہے کہ پہلی فصل مین کہ مظاہر کے مفتی کے فتوا کا حال خاتمہ مین لکھنے کا جو ہمنے وعدہ کیا تھا سو اسکا حال ایک مختصر نامہ اور ایک اخبار اور ایک نصیحت اور ایک اشتہار کو دیکھکے بخوبی معلوم کرو وہ مختصر نامہ یہ ہی *

بسم اللہ الرحمن الرحیم *

یہہ مختصر نامہ لکھنے کا یہہ سبب ہے کہ سب مسلمان لوگ اپنے دین اور ایمان سب پر مضبوط رہین اور سنت و جماعت کے مذہب کے

ہوا سب مذہب سے کنارہ کرنے اساتذہ کی ۱۹ اسوین
تاریخ روز یکشنبہ سنہ ۱۲۷۲ بنگلہ میں * جناب مولانا کرامت علی
صاحب * اور مولوی عبد الجبار * دونوں شخصوں نے اپنے
ساتھ ہو کے اس مقام بریسال میں شاہ صاحبوں کی
مسجد میں * جناب مولوی عبد الحکیم خانصاحب بہادر * اور
جناب مولوی مفیض الدین محمد خانصاحب بہادر * اور جناب
مولوی قاضی سراج الدین محمد صاحب * اور جناب مولوی سید
تجمل علی صاحب منصف ثانی * اور جناب مولوی معظم الدین محمد صاحب
* اور جناب مولوی ناظر الدین نور احمد صاحب * اور جناب مولوی
امیر الدین صاحب * اور جناب مولوی محمد عالم صاحب * اور
جناب مولوی رفیق الاسلام صاحب * اور جناب مولوی
عبد الغفور صاحب * اور جناب مولوی مفیض الرحمن صاحب *
اور جناب مولوی عبد العزیز صاحب * اور پیشکار امین الدین
صاحب * اور پیشکار محمد یار صاحب * اور جناب مولوی محمد فاضل
صاحب * کوتوال شہر وغیرہ رو برو سامنے شہر کے روبرو
بات یہ کہ جن جن مسئلوں میں آپس میں خلاف تھا اُن مسئلوں میں
سے * چھ مسئلہ میں کہ مکہ معظمہ کے فتوے کے مضمون کے موافق جو گفتگو
ہوئی کیا اور ثالثوں کے سوال کا جو جواب دیا اور اُنکے مقابل جو قبول کیا
جو سب ہم لکھتے ہیں * پہلا سوال * جو شخص کلمہ گو ہے

اور نماز وغیرہ عمل ادا نہیں کرتا ہی آیا اسپر جنازہ کی نماز پڑھی
جاویگی یا نہیں دونوں شخصوں نے کہا کہ ہم لوگ کبیرہ گناہ کے نمازی
کو فاسق یعنی گنہگار مسلمان جانتے ہیں اور اسپر جنازہ کی نماز پڑھنا
درست کہتے ہیں * دوسرا سوال * اشخاص طریقت
کے طریقہ میں داخل ہونیکو اور طریقت کے مرشد کے ہاتھ پر بیعت
کرنیکو تم کیا جانتے ہو مولانا صاحب نے کہا کہ بیعت توبہ اور
بیعت تبرک کی پیر کے ہاتھ پر ہم سب خاص وعام کیواسطے
درست جانتے ہیں اور بیعت ارادت کی خاص لوگوں کیواسطے
ہی اور اسکی شرطیں ہیں * اور مولوی عبد الجبار نے کہا کہ
ہم بھی اسی بیعت کرنیکو درست جانتے ہیں اگر جب مرشد
اور طالب دونوں علم شریعت اور طریقت کا رکھتے ہوں اور
مرشد قطب الارشاد یعنی سب زمانہ کا سردار ہووے تب
یہ بیعت درست ہی اور جو شخص ناقص ہی جسپر پڑھ کر آ
ہی اسے بیعت کرنا لغو ہی * الغرض ایسے لوگ سمجھتے تھے کہ
پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست نہیں تو دونوں کی باتیں رد
ہوگیا * تیسرا سوال * آنحضرت کا منع ہونے سے اس
لڑکے کی نامز کو اپنے ہاتھ سے کاٹنا بلا سبب طلب حاجت جانتے ہو
یا کیا جانتے ہو * دونوں شخصوں نے کہا کہ ہم لوگ ناخن کاٹنے کو
[illegible] کا پیشہ جانتے ہیں [illegible] جب [illegible] جانتے ہیں * بعد

اِسکے قابار شکے معنے مولانا صاحب نے دائی کہا اور مولوی عبد الجبار
نے دودھ پلانیوالی کہا اور مولوی ابراہیم نے قابار کے معنے
دائی جنائی کہا پھر مولوی عبد الجبار نے بھی یہی معنے رکھا الغرض
سب کے قول بموجب باپ ما پریا رت کا ثابت ہوا جب یہ ثابت ہوا
* چوتھا سوال * رہا اِس شان کا ایک بنگالے اور ہندوستان
مین اِس وقت مین کہنا چاہئے انگریزون کی عملداری اور حکومت ہے
جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنیکو حکم کیا جاتا ہے جب مولانا صاحب
نے جواب دیا کو بنگالے اور ہندوستان مین رہنا جبکہ انگریزون کی
حکومت اور بادشاہی کے وقت ہم عیدین کی نماز کو واجب
یعنے فرض عملی اور جمعہ کی نماز کو فرض اعتقادی جانتے ہین اور
مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم دو رکعت ظہر جانتے ہین بلکہ بعضی
کتابون مین دونو تحریمی لکہا ہی تب مولانا صاحب نے کہا کہ کیا معظمہ کا
فتوا دکہلاؤ تب اونہون نے کہا کہ جمعہ کا فتوا نہین لکہا گیا تھا مصر کا
فتوا لکہا گیا تھا اوسیکو دیکہو اوسی سے جمعہ کا بھی فیصلہ ہو جاویگا
تب مولانا صاحب نے کہا کہ جمعہ کا فتوا بھی لکہا گیا تھا اور اِس
بحث کا انتظار اوسی فتوے پر موقوف ہی اور سبب لانے
چھپے فتوا تھا تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہمین پانچ ہی فتوا تھا
تب مولانا صاحب نے کہا کہ تم سکی ... جو تمنے مولوی عبد الکریم
صاحب جانو کو دیا تھا سو وہ بھی چھپہ فتوا تھا آخر ہمارے

پاس بھی اُسکی نشان تمہاری مہری چھپہ قطعہ فتوا موجود ہی
اور مولانا صاحب نے خان بہادر ممدوح سے کہا کہ آپ اُسکو
منگوائیے خان صاحب بہادر نے اشارہ فرمایا مولوی عبد الغفور
صاحب کی طرف تب اُنھون نے کہا کہ ہمسے منیر الدین پسر
ہمت لے گیا تب آپنے مولوی عبد الجبار کی طرف اشارہ کیا
تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ وہ فتوا کھو گیا افسوس ہی
کہ اُس گروہ کے کسی شخص نے مولوی عبد الجبار کو پکارا کہ تم
جمعہ کا فتوا نکالو کیونکہ دونون گروہ کے نزدیک اصل وہی فتوا
ہی اور تم مدت سے شہرہ کرتے تھے کہ مکہ مدینہ سے جمعہ کے
منع کا فتوا آیا ہی الغرض بہت تقریر کے بعد مکہ معظمہ کا دوسرا
فتوا جو حاجی عبد الرحیم کے پاس تھا وہ پڑھا گیا اور اُسسے ثابت
ہوا کہ ایسے مقام مین جو مسلمان لوگ ایک شخص کو نماز پڑھانے
کیواسطے اپنا امام مقرر کرین تو جمعہ درست ہوا تب مولوی
عبد الجبار نے کوتوال شہر کی طرف مخاطب ہو کے کہا کہ اگر
ہم امام مقرر کرین تو آپ ہاتھ مین ہتھکڑی ڈال دینگے آخر کو
مولوی عبد الجبار نے کہا جمعہ جائز نہی * پانچوان سوال *
تعدّی اور پوچھینگے کہ ایک چیز جانتے ہو یا دو چیز اور اُن مین سے
ایک کو حلال جانتے ہو یا دونونکو تب مولانا صاحب نے کہا کہ عربی
زبان مین تعدّی کو جرا اور ہندی زبان مین پال کہتے ہین *

اور پھنگے کو عربی زبان میں فراش اور بنگالا زبان میں پھرتنگ
اور ہندی میں پتنگا بھی کہتے ہیں اور اُن دونوں کی خلقت میں بہت
فرق ہے سو ہم جراد کو حلال اور فراش کو حرام جانتے ہیں * اور
مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم ٹڈی کو جسکو عربی زبان میں جراد اور
بنگالا زبان میں پنگپال اور پھرتنگ کہتے ہیں ہم ایک جانتے ہیں
کیا عرب کے مرغ اور ہندوستان کے مرغ کو دو جانینگے اور کہا کہ
جس پھرتنگ کی خاصیت اور صفت کتاب کے موافق پاوینگے اسکو
حلال جانینگے اور اگر نہیں تو نہیں * تب کوتوال صاحب ممدوح نے
ایک پھنگا لا کے مولانا صاحب کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ آپ
خوب دیکھئے * تب مولانا صاحب نے کہا کہ یہ جراد نہیں ہے
یہ حرام ہے * تب مولوی عبد الجبار نے بھی کہا کہ یہ حرام ہے
* تب کوتوال ممدوح نے اُس پھنگے کو ہاتھ میں لیکے پکار دیا
کہ مولوی عبد الجبار نے اسکو حرام کہا * تب اُنہوں اور دیکھنے
کے لوگوں نے غل کر کے کہا کہ اسیکو ہم لوگونکو کھلایا تھا *

* چھٹواں سوال * جمعہ ادا ہونیکی شرط جو مصر ہے سو
تمہارے نزدیک مصر کی معتبر اور صحیح تعریف کیا ہے اور
ہدایہ میں جو مصر کی تعریف میں دو قول لکھا ہے سو تم دونوں کو
صحیح اور معتبر جانتے ہو یا ایکہی کو * تب مولانا صاحب نے کہا
کہ ہم صاحب ہدایہ کے دونوں قول کو معتبر اور صحیح جانتے ہیں

جامع الرموز اور در مختار اور شرح وقایہ وغیرہ کتابونکے مضمون کے موافق * اور مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم صاحب ہدایہ کے بہلے قول کو جسمین مسلمان بادشاہ اور قاضی کا ہونا اور احکام شرعی کا جاری کرنا اور حدونکو قایم کرنا ہی معتبر اور صحیح جانتے ہین اور دوسرے قول کو غیر معتبر جانتے ہین * تب مولانا صاحب نے مکرر کہا کہ تو اونکہا کے کہا کہ مفتی صاحب نے دونونکو معتبر لکھا * تب عبد الجبار نے کہا کہ ہمنے بھی بہت سی کتابون کو دیکھکے اسکو غیر معتبر لکھا * تب مولانا صاحب نے کہا تو مفتی صاحب نے غلط لکھا * تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ مفتی صاحب کا علم ہمسے بڑا ہی انھون نے کسی معتبر کتاب مین دیکھکے لکھا ہوگا اوسکو ہم مانتے ہین * الغرض اس بات مین بھی آخر کو مولانا صاحب کے موافق انھون نے کہا اور جمعہ ثابت ہوا فقط * پھر جب اس مجلس سے مولوی عبد الجبار باہر نکلے تب لوگون نے کہنا شروع کیا کہ ہماری بات صحیح ہوئی اور جمعہ اس ملک مین منع ہو گیا اور حقیقت یہ ہی کہ ان لوگونکو جمعہ سے زیادہ عداوت ہی اور انکے منع ہونیکا ہر ایک سے ذکر کیا کرتے ہین انسے اتنا پوچھنا بہت ضرور ہی کہ تم لوگون مین یہ بات جو جاری ہی کہ اپنے شاگردونکا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور انکو جوتا مارتے ہو اور انسے جرمانہ لیتے

ہو یہاں تک کہ سود سو جو تمہارے اوپر سو سو دو دو سو روپے
جرمانہ لینے کی نوبت پہنچتی ہے اور وہ فرشیا گردسین حاکم کے پاس
نالش نہیں کرتا تو اب تمہارے مقرر کیے ہوئے امیر کی حکومت
میں تمہارے قاعدہ کے موافق کیا بات باقی رہ گئی ہے جو جمعہ نہیں
پڑھتے سبحان اللہ جو تمہارے اور دو پیسے کمانیکے واسطے حاکم
بنتے ہو اور اپنی حکومت میں جمعہ کو مٹاتے ہو اور انکے دلوں پر مہر
ہو جانیکو پسند کرتے ہو اور باوجودیکہ دونوں مولویوں کی باتوں سے
جمعہ ثابت ہو چکا * مگر آپ بھی جو شخص کسی گانوں سے انکے
پاس آتا ہے اسے یہ بات کہتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ تم
لوگ خاطر جمع رکھو ہم تمالوگوں کی مہر اور دستخط کروا کے تمام
جمعہ کی نماز کے منع کا فتوی دیتے ہیں * سو اب گانوں سے اوپا
وسلامتی مسلمانوں نے جو اس مجلس میں حاضر تھے امید ہے
کہ ذہن مجیری کی مدد اور جمعہ کے جاری کرنیکی نوبت پہنچیں
مختصر نامہ کو اپنی دستخط خاص اور مہر سے مزین فرماویں اور
اگر کوئی مضمون زیادہ یا خلاف واقع ہو تو اسکو محو فرماویں
اور کم ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ سب باتوں کا لکھنا طول سمجھ کے مختصر
قصہ انجیر مرلکھا * ... * اور ایک طرفہ ماجرا یہ ہے کہ
ہر مجلس اور کوچہ و بازار میں مولوی عبدالجبار کے گروہ کے لوگ
بکا کرتے پھرتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم خان صاحب ہمارے نے

جمعہ کو بدعت حسنہ فرمایا چنانچہ اکیسویں امسال تہ سنہ مذکور
کو ایک کنسٹبل مع چند اشخاص عبد الجبار کے گروہ کے عشا کے
وقت ہر دوکان پر جاکے پکارتا پھرا کہ ڈپٹی صاحب نے
جمعہ کے بدعت حسنہ ہونیکا حکم دیا ہی اور حقیقت میں یہ بڑا بہتان
ہی کیونکہ اگر مولوی صاحب ممدوح علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کی
بدعت ہوتی تو آنکو اُس جلسہ میں کہتے میں کیا عذر تھا کیونکہ
آنکا کہنا ہر گونہ معتبر تھا اللہ تعالی نے آنکو ہر طرح کی لیاقت
بخشا ہی علم و فضل تو مشہور رہی ہی اور اِس قسم کا کام کہ
متعلق قوانین ہی اور وے پہلے مفتی عدالت تھے اور اب حاکم
ہیں تو رات کو اِس امر کا اظہار کر کر انکار کیا ضرور تھا اِسواسطے
کہ انکے نزدیک بات وہ برا ہی اب جانے انصاف ہی کہ یہ
امر جو حضار مجلس کے روبرو وطی ہو گیا ہی اُسکو اب اِسطرح
سے دیدہ و دانستہ بدلکر وے لوگ برخلاف آئین اسکا نام کو
اپنے کئے کو بناتے جاتے ہیں اور اپنے کلام کے اعتبار کے واسطے
ایسے بجایاں القدر کو متہم کرتے ہیں * مصرعہ * چہ دلاور است
دزدی کہ بکف چراغ دارد * اور حق تو یہ ہی کہ جو حق تھا سو
حق بینوں کے نزدیک ظاہر ہو گیا * فقط * پھر جب اِس خبر کو
جناب خان بہادر ممدوح نے سنا تب سنکے فرمایا کہ لعنت ہی
اُس شخص پر جو مجھ پر جو ایسا بہتان لگاتے امر نامشروع کی تہمت

کرتے بھلا مسلمان ایسی دین کی منافی والی بات کب زبانسے نکالیگا اور فرمایا کہ اصل حقیقت اسکی یہ ہی کہ دونون فریق کے لوگ ہمارے پاس آئے تھے جب دونون ایک ساتھہ چلے تب احتیاطا ہمنے ایک فریق کو اپنے پاس بیٹھالا اور عبدالجبار کے گروہ کے لوگون کے ساتھہ ایک کنستبل کر دیا تاکہ اسکو اسکے مقام تک پہنچادے اسکے سوا ہمنے کچھہ حکم نہ دیا اور مولوی فریدالدین صاحب پنجابی اور سید جلال الدین احمد اور منشی عبدالرزاق نے بھی جنکو خان بہادر ممدوح نے بیٹھالا تھا یہی بات کہا وہ اخبار یہہ ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے خواص برادرگون اور عوام لوگونکی خدمت میں خارجیونکی دغابازی کی ایک سچی خبر دیتاہی تاکہ خواص لوگ عوام کو خارجیون کی دغابازی اور جعل سازی سے خبردار کرین اور عوام لوگ اُن خارجیون سے کنارہ کرین وہ خبر یہہ ہی کہ چونکہ اس ملک بنگالہ کے عوام لوگ خصوصا شہر ڈھاکہ اور فریدپور اور برسال اور ان شہرونکے قریب و جوار اور اطراف کے عوام لوگ اپنے دین اور مذہب اور دینی عقایدسے واقف نہونے کے سبب نادہ الایمان اور جاہل ہیں جو فرق باطل اُنسے

نہ جاننے کے سبب سے خارجیون کے جال میں گرفتار ہو کے کلمہ گو
مومن کو نماز نہ پڑھنے کے سبب سے کافر کہتے تھے اور اُسکے جنازہ
کی نماز نہ پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز کو جو بموجب مضمون تفسیر
احمدی وغیرہ کے شعار اسلام میں سے یعنے اسلام کی نشانیون
میں سے بہت بڑی نشانی ہی اور عیدین کی نماز کو اس ملک
میں منع کرتے تھے اور مشائخ طریقت کے طریقہ میں داخل ہونے
اور اُنکے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے منع کرتے تھے اور اس بیعت
سے سخت انکار کرتے تھے اور پھنگون کو جنکو عربی میں
فراش اور بنگلہ زبان میں پھڑنگ کہتے ہیں جراد سمجھ کے جنکو
ہندی میں ٹڈی اور بنگلہ زبان میں پتنگ پال کہتے ہیں کھاتے
تھے اور اُنکے سردار لوگ اپنے قوم کے لوگون سے باوجودیکہ غنی
تھے صدقہ فطر کا لیکے آپ کھاتے تھے اور کسی قصور اور گناہ
صادر ہونے کے سبب سے اُنکو جوتا مارتے اور اُنپر جریانہ کرتے
تھے اور اُس مالکو آپ کھاتے تھے اور کبھی اُس مجرم کو وہ جریانہ
کا مال پھیر نہ دیتے تھے اور اپنے قوم کے سوا سبکو مسلمان نہ جانتے
اور نہ اُنکا ذبیحہ کھاتے اور نہ اُنکے پیچھے نماز پڑھتے اور نہ اُن کو
سلام کرتے اور نہ اُنکی مسجد میں جاتے بلکہ اہل سنت
وجماعت کی بہت سی مسجدون کا منبر کھود ڈالا تاکہ اُسمین
کوئی جمعہ کی نماز اور خطبہ نہ پڑھے اور اس فقیر نے خارجیون کے
سردار

مرزا اور حاجی شریعت اللہ اور اُسکے بیٹے دودا میان کو اِن سب
مذکور باتون کو کسی دینی کتاب سے دکھا دینے کے واسطے
سخت پکڑا تھا سو کبھی دکھا نہ سکے آخر کو اُس گروہ کے ایک خاندہ
مولوی عبد الجبار نام کو بھی اِس خاکسار نے جھالو کاٹھی مین
اُنھین سب مذکور باتون کو کسی دینی کتاب سے دکھا دینے کے
واسطے سخت پکڑا تھا سو وہ بھی دکھا نہ سکا اور چند روز کے
واسطے اپنا جان بچانیکو یہہ کید اور مکر نکالا کہ تم بھی اِن مذکور
باتون کے رد کا فتوا لکھوا اور ہم بھی اِن مذکور باتون کے اثبات کا
فتوا لکھین اور مکہ معظمہ مین دونون فتوا بھیجا جاوے جو صحیح
ہوکے آوے اُسپر ہم سبکوئی عمل کرین آخر کو اِس فقیر نے
عربی زبان مین اُسکے سوال بموجب جو فتوا لکھا اور اُسنے بھی
اپنے قوم مین چند روز کی سرخروئی حاصل کرنیکے واسطے جو فتوا
لکھا اور اپنے فتوا مین اُسنے عجب تماشا کیا کہ چونکہ اپنے مذہب کی
باتونکو کسی کتاب مین نہ پایا اور عربی بھی نہ جانتا تھا تب مکہ معظمہ کے
مفتی نے جو اِن مذکور باتونکے رد مین فتوا لکھا تھا اُسی فتوا کی عبارت
کو اپنے فتوے مین لکھا اِس کید سے کہ یہہ عبارت تو آخر مفتی ممدوح
کی ہی اُسکو وے دیکھنے کے ساتھہ ہی صحیح لکھہ دینگے اِسمین
اگرچہ حاجی شریعت اللہ کی بات رد ہو جاویگی مگر اُسکو
کون سمجھیگا ہم جاہلون سے کہتے پھرینگے کہ دیکھو ہمارا فتوا مکہ

معظمہ سے بھیجے ہو کے آیا اور اُس کید سے ہم جاہلون کا دین برباد کرتے پھرینگے اور اس بیت کا مضمون اُسکے حق مین کیسا ٹھیک پڑا ہے * بیت * شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی * گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد * الغرض اُسنے پہلے پانچ ہی فتوا لکھا تھا پھر پیچھے سے مصر کے بیان کا جو اُسنے جھتہان فتوا لکھا ہی سو اُسکا حال اُسی فتوا کے مقام مین بخوبی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اُسنے بے ادبی اور گستاخی کیا کہ فتوا کے آخر مین جہان کہ مکہ کے مفتی نے اپنا نام لکھا تھا وہان اُسنے بھی اپنا نام لکھا تب اس فقیر نے جب اُسکے فتوا کو دیکھا تو سراسر اپنے موافق پا کے اور اُسکی ملائی ہوئی عبارت کے و دکو اُسی فتوا مین دیکھ کے اُسنے کہا کہ اب دونون فتوا کے مکہ معظمہ مین بھیجنے کی کچھ حاجت نہین ہم تمہارے فتوا کا ترجمہ کر دین تم سبکو سنادو ہم بھی اور سب لوگ تمہارے اس فتوا پر عمل کرین تب اُسنے سوچا کہ ایسا کرنے مین تو آج ہی ہمارے مذہب کی جڑ کھد جاتی ہی تب پھر چند روز حرام کا مال جمع کر لینے کے واسطے دوسرا کید نکالا اور کہا کہ ایسا کرنے مین عوام لوگ شک مین پڑ جاوینگے کہ مکہ مین بھیجنا مناسب ہی آخر کو یہہ مشورہ قرار پایا کہ ہم دونون آدمی جناب قاضی مولوی شفیع الدین صاحب کی معرفت اِن دونون فتوا

* *

فتوا اُن کو مکہ معظمہ میں بھیجیں اور دونوں آدمی خرچ بھی دیں
آخرہم دونوں شخصوں نے اپنے اپنے فتوا کو جناب مولوی محمد الکریم
خان صاحب کے خادموں کے حوالہ کیا جناب ممدوح نے ہم دونوں
کے فتوا کو جناب قاضی صاحب ممدوح کے حوالہ کیا پھر ہم جعلو
کاشمی سے بریسال میں آکے چار مہینے تک مقیم رہا اس
مدت تک نہ وہ آپ بریسال میں آیا اور نہ اُسکے جانب کا کوئی
آدمی اور وہ فتوا بھیجا نہ گیا پھر اُس نے بڑی دلیری اور بھاری
جرات کیا کہ اپنے لکھے ہوئے اُن جھوٹھ فتواؤں کو کہ اُن میں اپنا
نام جعلی کر کے لکھا تھا کہ معظمہ میں بھیجا اور مطلق نہ ڈرا کہ وہانکے
مفتی اپنی عبارت پہچانیں گے تو ہمکو کیا کہینگے اور ہمارے حق میں
کیا لکھینگے اور یہ بیت اُسکے حق میں ٹھیک پڑتی * بیت *
چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد * ہرگز نمی ہراسد
از بادشاہ والا * آخرکو وہاں کے مفتی نے اُسکے جعل کو پکڑا
اور اُن فتواؤں پر جو عبارت لکھ کے اپنی مہر کیا اُن عبارتوں کو
سنو جس فتوا میں مکہ مکرمہ کے مفتی نے مرشد کے ہاتھ پر بیعت
کو درست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لکھا تھا
اور اُسکو عبد الجبار نے اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر مفتی
ممدوح نے یہ عبارت لکھا الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما
الجواب صحیح والصلة لنا اجبنا بہ علی سوال رفع الینا

* *

ما يقال من الهند فاعل العجيب نقله و نسبه لنفسه و الله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الراجي لطف ربه الخفي جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا و مصليا و مسلما *

جمال بن عبد الله مفتي مكة المكرمه

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سارے جہان کا ای میرے رب تو زیادہ کر میرا علم * یہہ جواب صحیح ہی اصل اسکی ہماری لکھی ہی ہمنے یہہ جواب دیا تھا اُس سوال کا جو سابق من ہمارے پاس آیا تھا ہند سے سو ہو سکتا ہی کہ جواب دینے والے نے اُسی ہمارے فتوا کو نقل کیا ہی اور اُسکو اپنا لکھا کہا اور اللہ سبحانہ تعالی بہت جانتا ہی حکم کیا اِس فتوا کے لکھنے کا اُمید دار اپنے رب کی پوشیدہ مہربانی کے جمال بن عبد اللہ شیخ عمر حنفی کے بیٹے حال کے مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ اُسکو اور اُسکے باپ کو فائدہ دے اِس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر درود اور سلام بھیج کے اور جس فتوا میں مفتی ممدوح نے تار کاٹنے کو قابلہ یعنے دائی کا پیشہ لکھا تھا اور اُسکو عبد الجبار نے اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکور

* *

مذکور بالا لکھا اور جس فتوا میں مفتی ممدوح نے اِس ملک میں
جمعہ کی نماز کو درست لکھا تھا اور عبدالجبار نے اُسکو اپنا فتوا
بنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت
مذکور بالا لکھا ہ اور جس فتوا میں مفتی ممدوح نے جراد کو حلال
لکھا اور جراد کی تعریف اور اُسکے رنگ کا بیان ایسا لکھا کہ
کہ اُس سے صاف ٹڈی کا حرام ٹھہرا اور عبدالجبار نے اُسکو اپنا
فتوا بنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت
مذکور بالا لکھا ہ اور مصر کی تعریف والے فتوا کا یہ حال ہی
کہ مولوی عبدالجبار نے ہمارے پاس ایک استفتا بھیجا تھا
اِس مضمون کا کہ مصر کی تعریف جو جمعہ درست ہونیکی شرط ہی
حنفی مذہب کے علما کے قول میں سے اصح قول بموجب کیا ہی ہ
تب اِس خاکسار نے درمختار اور جامع الرموز کے قول کے موافق
صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو لکھا تھا اور مولوی عبدالجبار نے
بھی مصر کی تعریف میں ایک فتوا لکھا اِسمیں صاحب ہدایہ کے
پہلے قول کو صحیح لکھا اور دوسرے قول کو غیر معتبر لکھا اور چونکہ اُس
گروہ کو جمعہ کی نماز سے نہایت عداوت ہی اِس سبب سے اُس
گروہ کے ایک شخص نے کہ نام اُسکا آگے معلوم ہوگا ایک
استفتا لکھکے ہم دونکے فتوا کے ساتھ مکہ مکرمہ کے مفتی ممدوح کے
پاس گذرانا اُس شخص کے استفتا کی یہ عبارت ہی ہ ما قولکم

* *

دام فضلكم ونفعنا بعلومكم في هذين الجوابين ايهما صحيح مفتي به قوي معمول به وايهما غير معتبر الذي افتي به شيخ عبد الجبار ام الذي افتى به شيخ كرامت علي صانك الله ابراهيم بن مولوي احسن الله افيد و الجواب ولكم الثواب من ملك الوهاب * اسكا ترجمه يه هي كيا هي تم سب كا قول هميشه ركهي الله تم سب كى بزرگى اور هم سب كو فائده دے تمهارے علمون سے ان دونون جوابون كے حق مين كه ان دونون مين سے كون مفتى به مضبوط هى جسپر عمل كيا جاتا هى اور ان دونون مين سے كون غير معتبر هي جو فتوا ديا هي شيخ عبد الجبار نے يا جو فتوا ديا هى شيخ كرامت على نے سوال كرنيوالا هى اسكا ابراهيم ابن مولوى احسن الله فائده دو تم جواب دينے اور تم لوگون كو ثواب هے بادشاه بخشنے والے كے پاس سے انتهى * تب مفتى ممدوح نے صاحب هدايه كے دوسرے قول كے غير معتبر كهنے والے كى بات كے ماركنيكے واسطے بڑى تاكيد كے ساتھه اس عبارت كو لكها * الحمد لله رب زدني علما هما قولان مصححان معتبران مذكوران في معتبرة كتب المذهب والاكثر تصححا لهذه ما اختاره صاحب الهداية وتبعه من بعده من المحققين والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الراجي لطف ربه الخفي جمال ابن عبد الله شيخ عمر الحنفي مفتي مكة المكبير متمحا لا كان الله لهما حامدا

* *

حامدا ومصليا ومسلما

جمال بن عبد الله
مفتی مکة المکرمة

اس عبارت کا ترجمہ یہہ ہی سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ای میرے رب تو زیادہ کر میرا علم مصر کی تعریف میں صاحب ہدایہ کے جو دو قول ہیں سو وہ دونون قول صحیح ہیں دونون معتبر ہیں دونو قول مذکور ہیں حنفی مذہب کی معتبر کتابون میں اور مصر کی تعریف کے مقدمہ میں صحیح زیادہ وہ بیان ہی جسکو صاحب ہدایہ نے اختیار کیا اور اسکی تابعداری کیا اُن محقق لوگون نے جو اسکے بعد ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہي حکم کیا اسکے فتوا لکھنے کا امید وار اپنے رب کی پوشیدہ مہربانی کے جمال ابن عبد اللہ ابن شیخ عمر حنفی حال کے مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ اسکو اور اسکے باپ کو فائدہ دے اس فتوا کو لکھا اسکی تعریف کرکے اور رسول پر سلام اور درود بھیجکے انتہی * اللہ تعالیٰ جزا خیر دے مفتی ممدوح کو کہ عبد الجبار نے جو صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو غیر معتبر لکھا سو اسکو مفتی ممدوح نے بڑی تاکید اور خوبی کے ساتھ رد کیا اور یہ پانچ فتوا جو عبد الجبار نے لکھا تھا سو چونکہ وہ مفتی ممدوح کی عبارت تھی حاجی شربت اللہ کی باتون کے دونون اسواسطے مفتی ممدوح .

* *

تے صحیح لکھا اور عبد الجبار کے جعل کو کھول دیا اور اُسکی
خیانت کو ثابت کیا اور اُس مہر کے فتوا میں جو سائل نے ہمارا
اور مولوی عبد الجبار کا نام لیکے اسپر بنا کیا تھا سو عبد الجبار نے
جس قول کو غیر معتبر لکھا تھا اُسکو مفتی ممدوح نے غیر معتبر لکھا
اور اُسکے فتوا کو رد کیا * اور جس فتوا میں مفتی ممدوح سے اُس
کلمہ گو کے حق میں جو کلمہ کے معنے نہیں جانتا اور نماز وغیرہ عمل کو ادا نہیں
کرتا لکھا ہی کہ ایسا شخص ہم حنفی لوگونکی جمہور علما یعنے بیشمار عالمونکے
نزدیک کافر نہیں ہوتا اور اُس فتوا کو عبد الجبار نے اپنا فتوا بنا کے
بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے اپنے مذہب کی جڑ کھودا تھا سو اُسپر
مفتی ممدوح نے یہہ عبارت لکھا * الحمد لله رب العالمين رب
زدني علما الجواب المذكور منقول عن الفقير اجبت به في
سوال رفع لمنا سابقا ونقله المجيب ونسبه لنفسه وهذا اكذاب
وزور وبهتان وعدم امانة في النقل فليتق الله فاعل
ذلك وعليه بما عليه اهل العلم من ما اتخذ على العلماء ومن
الامانة والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الراجي لطف
ربه الخفي جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنفي مفتي مكة
المكرمة حالا كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما * اِس
عبارت کا ترجمہ یہہ ہی سب تعریفات اللہ کو جو صاحب ہے سارے
جہان کا ای میرے رب تو زیادہ دے مجھکو علم یہہ جواب

جو

* *

جو اوپر مذکور ہی سو منقول ہی اِس فقیر سے اصل جواب کو میںنے لکھا تھا اُس سوال کے جواب میں جو سابق میں ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اُسکو اِس جواب دینے والے نے یعنے عبد الجبار نے اور اُسکو اپنا لکھا بنایا اور یہہ جھوٹھہ ہي اور جھوٹھی بات اور بہتان ہي اور فتوا کے نقل کرنیکی امانت میں یہہ اُسکا خیانت کرنا ہی سو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اِس کام میں جو فتوا کے عالموں پر کرنے شروع کیا ہی اور امانت میں خیانت کرنے شروع کیا ہي یعنے فتوا کے نقل کرنے میں کہ یہہ فلانے کا فتوا ہی سچ کہا چاہیے اور ایک شخص کے فتوا کو دوسرے شخص کا فتوا کہنا یا کسی کتاب کی عبارت کے نقل کرنے میں اُس کتاب کی بعضے عبارتوں کو اپنے مذہب کے خلاف پاکے چرا رکھنا یا اپنی طرف سے اِسمین کچھ زیادہ کرنا یہہ نقل کرنیکی امانت میں خیانت کرنا ہي سو عبد الجبار نے کیا ہی تو اب اُسکے واسطے وہی سزا لائق ہي جو عالموں نے فقہ کی کتابوں میں ایسے گناہ کرنیوالے کے حق میں لکھا ہي یعنے اگر وہ یہان ہوتا تو سزا پاتا اب چونکہ وہ یہان نہین تو مسلمان لوگ یقین کرین کہ وہ سزا کے قابل ہی اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہي حکم کیا اِس فتوا کے لکھنے کا اُمیدوار اپنے رب کی پوشیدہ مہربانی کے جمال بن عبد اللہ ابن شیخ عمر حنفی نے جو حال کا مفتی ہي مکہ مکرمہ میں اللہ اُسکو اور اُسکے

باپکو فائدہ دے اس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول
پر درود اور سلام بھیجکے ۔ انتہی ۔ اب مکہ مکرمہ کے مفتی کے فتوا
کی لفظ سے جو فائدہ نکلتا ہی اسکو بھی سنو مفتی ممدوح نے جو
چھوٹنی سے چارون کاغذپر دستخط کیا ہی اسّے مولوی عبدالجبار
کا فائدہ نکلا ان اتنا فائدہ نکلا کہ مفتی صاحب نے کھول دیا کہ
عبدالجبار نے جعل کیا کہ ہمارے فتوا کو اپنا فتوا کہا اور یہہ فائدہ
نکلا کہ عبدالجبار کو عربی زبان مطلق معلوم نہین صرف فتوا کی
عبارت کی نقل کرکے اسکو اپنا فتوا کہہ دیا اور یہہ نہ سمجھا کہ اس
فتوا کا مضمون کیا ہی اور یہہ فتوا اسکے سردار حاجی شریعت
اللہ کی بات کے رد مین ہی تو اس فتوا کو جو مفتی نے صحیح کہا
فتوا اسکا کیا فائدہ ہوا اسلئے مشہور ہی کہ بیل بکا تو کتے کے باپکا
کیا فائدہ ہوا اسی بموجب اس مصرعہ کے ۔

مصرع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ عبدالجبار کے فتوا لکھنے سے
ہم حنفی لوگون کا فائدہ ہوا اور ان مین سے ایک فتوا مین جو
مصر کی تعریف سمجھہ مین آجانیکے واسطے مفتی ممدوح نے ہدایہ
کے دونون قول کی تعریف کیا تو اسکی حقیقت یہہ ہی کہ عبدالجبار
نے اپنے ہمراہ سردار کی بات کا اعتبار کرکے ہدایہ کی دونون
روایتون مین سے ایک کو معتبر کہا اور دوسری کو غیر معتبر سب
اسکی بات کو مفتی ممدوح نے رد کیا اور فرمایا کہ مصر کی تعریف
مین

میں جو صاحب ہدایہ نے دو قول لکھا ہی ہو اُنکے دونوں قول
صحیح اور معتبر ہیں اور حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں لکھے
ہیں اور ہدایہ پر براءت دیا اور اُسکی تعریف کیا سو صاحب
ہدایہ نے مصر کی تعریف میں یہہ مضمون لکھا ہی کہ مصر جامع وہ
مقام ہے کہ جہاں بادشاہ اور قاضی یعنے حاکم ہو کہ احکام کو جاری
کرے اور حدود کو قائم کرے اور یہہ روایت ہی ابو یوسف
رحمہ اللہ سے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہی کہ جن
جن پر کہ جمعہ فرض ہی جب وے سب لوگ جمع ہوں تو اُنکی
سب سے بڑی مسجد میں نہ سماویں اور پہلے قول کو اختیار کیا
کرخی نے اور یہہ ظاہر ہی اور دوسرے قول کو اختیار کیا ثلجی نے
انتہی اور توفیق کے قاعدہ کے موافق جیسا کہ درمختار کے شروع میں
لکھا ہی امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر فتوا ہوگا چنانچہ صاحب شرح
وقایہ اور درمختار اور جامع الرموز وغیرہ نے امام اعظم رحمہ اللہ
کے قول پر فتوا ہونے کا بیان کیا اور اگر کوئی شخص امام ابو
یوسف کے قول پر آجاوے تب بھی کچھ ضرر نہیں اور اس
ملک میں جمعہ درست ہوگا کیونکہ طحطاوی کا حاشیہ جو مراقی الفلاح
پر ہی اور وہ حاشیہ مولوی عبد الجبار کے پاس موجود ہی اُسمیں
یوں لکھا ہی اور جان تو کہ بعضے مولوی لوگوں نے اس زمانے میں
جمعہ کا درست ہونا لکھا ہی یہہ سبب بیان کرکے کہ جمعہ ادا ہونیکی

قاضی رشید کم ہی اور وہ شرط مصر کا ہوتا ہی اور مصر مراد ہی
اُس شہر سے جس مین بادشاہ اور قاضی ہون کہ وے دونون
احکام کو جاری کرین اور حدونکو قائم کرین اور وے دونون
کم ہین تو جمعہ درست نہوگا اور ظہر کی نماز پڑہنا معتبر ہوگا اور
اُس بعضے مولوی کی اس بات کو بہت سے ردی لوگون نے مان
لیا سو اُسکی حقیقت یہ ہی کہ اُس بعضے مولوی نے جو بات کہا
ہی سو اُسکا ایسا کہنا گمراہ کرنا ہی دین مین اسواسطے کہ
جاری کرنا احکام کا اور قائم کرنا حدون کا ایک طور پر دونون
موجود ہی حال تہی اور علاوہ اسکے خود عبدالجبار نے جو جمعہ کا
فتوا مکہ مکرمہ مین بہیجا تہا اُسمین مسلمان بادشاہ موجود نہونے
کی صورت مین مسلمانون کے واسطے جمعہ اور عیدین کی نماز
ادا کرنیکو دلیلان کے ساتھ بطور اثبات لکہا سب باتکی تصریح
اُسی فتوا مین موجود ہی * الغرض صاحب ہدایہ کے دونون قول
پڑہانیوالون کے نزدیک اس ملک مین جمعہ درست ٹہرا
اور اس بات کو عالم خوب جانتے ہین کہ اگر صاحب ہدایہ کا دونون
قول معتبر اور قابل عمل کے نہوتا تو معتقد کو شبہہ واقع ہوتا
کی اور جمعہ اور آخر ظہر دونون کے پڑہنے کا حکم دینے کی اور دونونکو
واجب رکہنے کی کوئی وجہ نہ تہی دونون کے پڑہنے کا بیان جامع
الرموز اور در مختار اور فتاوی سراجیہ اور فتاوی محیط اور فتاوی

عالم

عالمگیری وغیرہ میں دیکھو اور دونوں کے واجب ہونے کا بیان جامع الرموز میں دیکھو تو اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں اسی قدر لکھنے سے اس ملک میں جمعہ کا درست ہونا اور حاجی شریعت اللہ اور اُنکے تابعداروں کا گمراہ ہونا بخوبی ثابت ہوگیا اور اُن میں سے ایک فتوا میں جو عبد الجبار کو مفتی نے جھوٹھا اور خیانت کرنے والا کہا ہو اُسکی یہ وجہ ہی کہ ایک تو عبد الجبار نے ایک اور شخص کے فتوا کو اپنا فتوا کہا اور دوسرا یہہ کہ مطابق مذہب حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے اسی شخص نے اُنھیں مفتی ممدوح سے جب وے مکہ مکرمہ میں مدرس تھے تب قہستانی کی یعنے جامع الرموز کی ایک سو چھیالیس صفحہ کی عبارت میں سے آٹھ سطر جس سے اس ملک میں ہر صورت میں جمعہ کا درست ہونا خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھکے باقی کو لکھکے سوال کیا کہ یہ سب عبارت صحیح ہیں یا نہیں اور اُسپر عمل کرنا درست ہی یا نہیں تب مفتی ممدوح نے اُسکی چوری کو پکڑا اور اُن چرائی عبارتوں کو لکھ دیا وہ فتوا بھی یہاں برسال شریف موجود ہی پھر عبد الجبار نے جو یہہ جھوٹھا فتوا بنایا تھا تو جمعہ کے فتوا میں اُنھیں آٹھوں سطروں مذکور کو اُس نے بھی چرا رکھا اور اس چوری کے سوا ایک زوری بھی کرکے جو لفظ اُس مقام میں نہ تھی اُسکو بھی اپنی طرف سے داخل کیا اور مصر کی تعریف

کے فتوا مین ہدایہ کی دو روایت مین سے امام اعظم رحمہ اللہ والی
روایت کو کہ اُسکے مذہب کی جڑ کھودنی تھی چراز کہا اور امام
اعظم رح والی روایت کو غیر صحیح لکہا سب مفتی ممدوح نے اُسکی
چوری کو پکڑا اور حدیکے جرواز کرنیکے واسطے لکہا کہ عبد الجبار کے
فتوا مین جو ابو حنیفہ کے قول کو غیر صحیح لکہا اور ابو یوسف کے
قول کو معتمد لکہا سو جہوٹ تہہ ہی جیسا کہ ابھی قریب ہی اوپر ذکر کیا
اور اُسکی اصلی حرکت ناشایستہ کے سبب سے مفتی
ممدوح نے بہی اُسکے حق مین جہوٹہا اور خائن وغیرہ ہامین جو
مذکور ہوئین لکہا * اور نصیحت مذکور یہہ ہی *

* نصیحت *

مشکوۃ میں جو باب ہے مین کتاب العلم کی تیسری فصل مین عبد اللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت ہی اُسکا ترجمہ یہہ ہی
کہا عبد اللہ ابن مسعود نے کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ ﷺ نے سیکہو
تم لوگ علم کو اور اُسکو لوگون کو سکہاؤ اور سیکہو تم لوگ
احکام کے فرائض کو یا علم فرائض کو اور اُسکو لوگون کو سکہاؤ
سیکہو تم لوگ قرآن کو اور اُسکو لوگون کو سکہاؤ اسواسطے کہ
مین ایک مرد ہون اُٹھالیا جاؤنگا اور علم قریب ہی کہ
لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگے فتنے اور یہانتک کہ اختلاف
کرینگے دو شخص ایک فرض کے حکم مین [illegible]
تو کیا

تو کیا ذکر ہی وے دونون نہ پاوینگے ایسے کسی ایک شخص کو کہ فیصلہ
کر دے اُن دونون شخصون کے درمیان مین * انتہی * سو مخبر
صادق علیہ السلام نے جو آنے والی بات کی خبر دیا تھا سو وہ سچی ہوئی
اور تم سب مسلمانون نے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے
خلیفہ عبد الجبار کے اور ہمارے مقابلہ مین دیکھا سو اب تم لوگو کو
فتنہ سے بچانے کے واسطے کچھ سوالین لکھہ دیتے ہین تاکہ ہوشیاری سے
اُن لوگون کو لاجواب کرو اور سچ اور جھوٹ کو پرکھو اُن کا وطیرہ
اُس گروہ کو چھوڑ کے سنت و جماعت کے گروہ مین مل جاؤ
اور کل تاریخ آٹھوین ماہ صفر روز یکشنبہ سنہ ۱۲۸۴ ہجری
مطابق تاریخ ۱۹ ماہ جیٹھ سنہ ۱۲۷۴ بنگالہ کو جو شہر
بریصال مین مجلس ہوئی تھی تو لوگ خود دیکھ چکے اور سن چکے کہ
کہ مخالفون کا فتوا پڑھنے کے بعد عبد الجبار نے بے نمازی کلمہ گو کے جنازہ
کی نماز کو درست کہا اور مرید ہونیکو درست کہا اور اپنے ہاتھہ
سے ناڑ کاٹنے کو باپ ظاہر ہوا جب ہونیکا انکار کیا اور اُسکو
قابلہ کا پیشہ کہا اور تم نے قابلہ کے معنے ولادی کہا اور یہ بڑا وہم
اور عبد الجبار نے مشورہ کر کے قابلہ کے معنے جنائی یعنے
دھرونی کہا اور اِس ملک مین جس قسم کا پھینگا لوگون کو
کھلایا تھا شہر کے کوتوال مولوی محمد فاضل صاحب نے اُس
قسم کا پھینگا لا کے عبد الجبار کے ہاتھ مین دیا تب عبد الجبار نے

اُس کو حرام کہا اور جمعہ کے فتوا کا جو بڑا دعوا کرتا تھا سو اُس
فتوا کو چھپا ڈالا اور مجلس میں کہا کہ وہ فتوا کھو گیا اول تو اُس
چھپانے ہی میں اُس کا فریب کھل گیا اور دوسرے یہہ کہ
جب دوسرا فتوا کہ کہ سواے کا جمعہ کے مقدمہ کا اُس مجلس میں
پڑھا گیا تب لاچار ہو کے جمعہ کو جایز کہا تو ہر صورت میں حاجی
شریعت اللہ اور عبد الجبار کی بات کل جھوٹھی ہو گئی اور یہہ
سب حال اُس کا محضر نامہ سے دریافت ہوا تو اب جھوٹھے کے
گروہ میں رہکے دنیا کی فضیحتی اور رسوائی اور آخرت کے عذاب کو
اپنے اوپر پسند کرنا عقلمندی اور دینداری کے سراسر
خلاف ہی اب سنو وہ سوال یہہ ہی * پہلا سوال * اُن لوگوں
سے پوچھنا ہی کہ تم لوگوں میں یہہ بات جو چلائی ہی کہ اپنے
شاگردوں کا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور انکو جوتا مارتے ہو اور اسسے
جرمانہ لیتے ہو یہاں تک کہ پندرہ سو جوتا مارنے اور سو سو دو دو
سو روپیہ جرمانہ لینے کی نوبت پہنچتی ہی اور وہ شاگرد اگر کسی
حاکم کے پاس نالش نہین کرتا تو اپنے تمہارے مقرر کئے
ہوئے امیر کی حکومت میں تمہارے قاعدے کے موافق کیا جاتا
* تو گئی ہی جو جمعہ نہین پڑھتے سبحان اللہ جوتا مارنے اور
روپیہ لینا کیا نیک واسطے حاکم بنتے ہو اور اپنی حکومت میں جمعہ کو
ہوتا ہے تو اور اُنکے دلوں کے مہر ہوتا ہی انکو پسند کرتے ہو *

* دوسرا سوال * اکلمہ گو بے نمازی کے اسلام ثابت
کرنے کے فتوا کے مضمون کے مقدمہ میں سوال ہی حاجی
شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون نے کہا اس فتوا میں
عبدالجبار نے اُس کلمہ گو کے حق میں جو کلمہ کے معنے نہیں جانتا اور
نماز وغیرہ عمل کو ادا نہیں کرتا لکھا ہی کہ ایسا شخص ہم
حنفی لوگون کے جمہور علما یعنے بے شمار علما کے نزدیک کافر نہیں
ہوتا * اور ایسے شخص کے مسلمان ہونیکی دلیل حدیث سے
لایا ہی تو حاجی شریعت اللہ جو بے نمازیکے جنازہ کی نماز کو منع
کرتے تھے اُنکی بات اِس فتوا سے رد ہوتی ہی یا نہیں * اور اِس
فتوا پر مکہ مکرمہ کے مفتی نے جو یہ عبارت لکھا ہی * سب تعریف
اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ دے
مجھکو علم یہہ جواب جو اوپر مذکور ہی سو منقول ہی اِس تغیر سے
اِس جواب کو میں نے لکھا اُس سوال کے جوابمیں جو سابق میں
ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اُسکو اِس جواب دینے والے
نے یعنے عبدالجبار نے اور اُسکو اپنا لکھا بنایا اور یہہ جھوٹ
ہی اور جھوٹی بات اور بہتان ہی اور فتوا کے نقل کرنیکی
امانت میں یہہ اُسکا خیانت کرنا ہی سو چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے
اِس کام میں جو فتنہ کے عالموں پر کرنے شروع کیا ہی اور امانت
میں خیانت کرنے شروع کیا ہی تو آب اُسکی واسطے وہی

سزا لایق ہی جو علماؤن نے قنیہ کی کتابون مین اب سے گناہ کرنیوالے
کے حق مین لکھا ہی * انتہی * سو مفتی ممدوح کی اس عبارت سے
ثابت ہوتا ہی کہ عبدالجبار جھوٹھا ہی اور فتوا کے نقل کرنے
یعنے بیان مین خیانت کرنے والا ہی تو اب جو فتوا کہ مکہ کارمہ سے
عبدالجبار لایا ہی اور کہتا ہی کہ یہہ مکہ کارمہ کے مفتی کا فتوا ہی تو مفتی
ممدوح کے فتوا کے مضمون ہو جب عبدالجبار پر شبہہ کر سکتے
ہین یا نہین * اور عبدالجبار کی عبارت جو حاجی شریعت اللہ کی
یا نکو جھوٹھا کرتی ہی اور مفتی ممدوح کے فتوا کی عبارت جو عبدالجبار
کو جھوٹھا اور خاین کہتی ہی تو اس صورت مین حاجی شریعت اللہ
کے گروہ کے لوگ جیسے تھے یا رہے * اب عبدالجبار کا ایک عجیب
اور غریب مکر سنو کہ جب مینے مفتی ممدوح کے اس فتوا کو اور
اسکے معنے لوگون کو سنایا تب اسکے شاگردون نے اسکو
پکڑا کہ تجکو مکہ کے مفتی نے جھوٹھا اور خاین لکھا اسکا کیا سبب
ہی تب عبدالجبار نے کہا کہ تم لوگون نے سمجھا نہین مفتی ممدوح نے
ہمکو اپنا فرزند اور شاگرد سمجھکے اپنا سب مال علم ہمارے
پاس امانت رکھا اور سب پر وکیل اور فتوا دینے کا ہمکو اختیار
دیا باوجود اسکے جو مینے انسے فتوا پوچھا تو اس بات پر ہمکو
تنبیہ لکھا کہ مینے تو ہمکو اختیار دیا اور سارا علم تمھارے پاس
امانت رکھا باوجود اسکے تم ہمسے فتوا پوچھتے ہو تو پھر امانت مین

خیانت ہی * پھر اُسّں جو تھے جاہل بنکے جاہل شاگردون نے
اسکی اس بات کو مان لیا اور مخبر صادق صلعم کی خبر سچی ہوئی
کہ اُس جاہل کو جب لوگون نے اپنا سردار بنایا تب وہ
آپ بھی گمراہ ہوا اور لوگون کو بھی گمراہ کیا * اور ظرفہ ماجرا یہ ہی
کہ جب سے اِسّں ستہ تک مین خط کا بیان محضر نامہ سے معلوم
ہوچکا عبد الجبار رکھی بالکل بات جھوٹھی ہوئی تب سے جنکو حق
سمجھانے سے عید پیدا کیا * ہی و یا لوگ تو ہزارون نے خارجی
مذہب نے توبہ کیا اور جنکو شک پیدا کیا ہی وے یا لوگ کہتے ہین کہ
آگے تو ہمکو شک بھی تھی اب تو حق کھل گیا اب ہم اپنے
مذہب پر اور زیادہ مضبوط ہوینگے اور جمعہ اور عیدین کی نماز اور
بے نمازیکا جنازہ کبھی نہ پڑھینگے الغرض ہمنے جو تذکیرۃ العقائد مین
ہرقل نصرانی اور رومی ابن خطیب یہودیکا حال لکھا ہی سو ان
گمراہ فرقونکا ویسا ہی حال ہوا نعوذ باللہ من ذلک *

* تیسرا سوال * مرشد کے ہاتھ پر بیعت درست ہونیکے فتوا کے
مضمون پر سوال یہ ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے
کہ اس فتوا سے مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا عموماً
ثابت ہوتا ہی اور خواص کے واسطے جو خاص بیعت کی شرط
لکھا ہی سو وہ شرط حاجی شریعت اللہ مین موجود تھی یا نہین
اگر موجود تھی تو اسکا مرشد کون ہی اُسکا نام بتاؤ اور اگر وہ شرط

تو جو وہ تھی تو وہ عوام مین سے تھا اُسکو اپنا مرشد اور رہنما
کہنا اور جاننا درست نہین * اور حاجی شریعت اللہ جو مشائخ
طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنیکو ممنوع کرتا تھا تو اُسکی
بات اِس فتوا سے رد ہوئی یا نہین اور اِس فتوا مین پہلے
آپ ہی لکھا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے مین بیعت جہاد اور اسلام
اور رضوان کی تھی اور پھر آپ ہی لکھتا ہی کہ آنحضرت ﷺ
کافر اور مشرک کو توبہ کے وقت بیعت نہ کرتے تھے جو ایسا
کرے سو بدعتی جاہل ہی سو اُسمین اپنی بات کو آپہی رد
کرتا ہی یا نہین * اور اِس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا
تو اُس گروہ کی جیت ہوئی * اب جاننا چاہیے کہ جو بیعت کہ
عوام لوگ کرتے ہین اُسکو حضرات صوفیہ کی بولی مین خرقہ
تبرک کا لینا بولتے ہین اور جو بیعت کہ خواص لوگ کرتے
ہین اُسکو خرقہ ارادت کا لینا بولتے ہین سو ان دونون قسم کی
بیعت سمجھ مین آنے کے واسطے عوارف المعارف کے بارہین
باب مین کا یہ ایک مضمون کفایت ہی وہ یہہ ہی فرماتے ہین
لیکن خرقہ تبرک کا جو ہی سو اُسکو وہ شخص طلب کرتا ہی
جسکو صوفیہ کی وضع اور چال سے برکت حاصل کرنا مقصود ہی
اور ایسے شخص سے مرشد کی صحبت کی شرطین طلب نہ کی
وینگی بلکہ اسکو تاکید کی جاویگی کہ حدود اور احکام شرع

پر ہمیشہ قایم رہے اور اس گروہ کے ساتھ میل رکھے
تا کہ انکی برکت اُسمین بھی آجاوے اور اُنکی چال اور طریقہ
سیکھ جاوے تب قریب ہی کہ یہ بات مرید کو خرقہ ارادت
ہونیکی قابلیت کے درجہ مین چڑھاوے اسواسطے خرقہ تبرک
کا ہر طالب کو دیاجاتا ہی اور خرقہ ارادت کا سواے مرید صادق
خرقہ ارادت کی خواہش کرنے والے کے ہر ایک کو دینا منع ہی
* چوتھا سوال * جس فتوا مین نارۃ کاتنے کو دائی کا پیشہ
لکھا باپ ماپر واجب نہ لکھا سو اُسکے مضمون بموجب سوال
ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا مین
نارۃ کاتنے کو دائی کا پیشہ لکھا اور اپنے ہاتھ سے باپ ماکو نارۃ
کاتنا واجب نہ لکھا سو یہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی باتکو رد کرتا
ہی یا نہین اور اس فتوا کو جو مفتی موج نے صحیح لکھا تو کسکے
گروہ کی جیت ہوئی * پانچوان سوال * اس ملک مین
جمعہ درست ہونیکے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہی حاجی
شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے اس فتوا مین عبدالجبار
نے جامع الرموز کی ایکسو چھیالیس صفحہ کی عبارت مین سے آٹھ
سطر جنسے اس ملک مین ہر صورت مین جمعہ کا درست ہونا
خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھا ہی اور باوجود اسکے اس
ملک مین جمعہ کا درست ہونا اور مسلمانون کو اپنے نماز پڑھانیکے

واسطے ایک امام مقرر کرنا بھی لکھا ہی اور اِس بات کو دل کی تسکین لکھا ہی سو یہہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی باتکو رد کرتا ہی یا نہین اور اِس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کیس گروہ کی جیت ہوئی ۔۔۔ * چھٹا سوال * تندی کے حلال ہونیکے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون نے کتاب فتوا مین جراد کو حلال لکھا ہی جسکو ہندی مین تندی اور بنگالا زبان مین پتنگ پال کہتے ہین اور اُسکی پیدایش کی عجب صورت لکھا ہی اور اسکا تین رنگ حصر کرکے لکھا ہی زرد سفید سرخ اور فراش کو جسکو ہندی مین پھتنگا اور پتنگا اور بنگالا زبان مین پھڑنگ کہتے ہین اور تینون مذکور رنگ کے سواے اُسکا رنگ ہوتا ہی اور اُسکی پیدایش بھی جراد کے خلاف ہوتی ہی حلال نہین لکھا یہہ بات حاجی شریعت اللہ کی باتکو رد کرتی ہی یا نہین اور اِس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی ۔۔

* ساتوان سوال * مصر کی تعریف کے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون نے عبداللہ بن عباس نے مصر کی تعریف مین ہدایہ مین جو دو قول لکھا ہی سو ان مین سے ایک ہی قول کو اپنی دلیل مین لکھا اور اسکو صحیح کہا اور دوسرے قول کو صاف غیر معتبر لکھا

شب مفتی صاحب نے اسکی بات رد کرنے کے واسطے ہدایہ کے دونون قول کو صحیح اور معتبر لکھا تو مفتی صاحب کے لکھنے سے عبد الجبار کی بات رد ہو گئی یا نہین ا ور مفتی ممدوح نے احسن قوا کو جو صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی * فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار نامہ

فقیر کرامت علی جونپوری پیارے مسلمان بھائیون کی خدمت شریف مین بعد اسلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بطور اشتہار کے عرض کرتا ہی کہ فقیر جو اس خط مین تم مسلمانون کے دین اور مال اور عزت کے برباد کرنے والے دشمن کی برائی بیان کرتا ہی سو تم لوگ اس فقیر سے ہرگز ناراض نہو بلکہ دل و جان سے خوش ہو کے ہماری نصیحت کو سنو کیونکہ نصیحت کا سننا نیک بختی کی نشانی ہی حضرت خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ فرماتے ہین * بیت * نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند * جوانان سعادتمند پند پیر دانا را * یعنے نصیحت کو سن لے اے میرے پیارے کیونکہ نیک بخت جوان لوگ بڈھے دانا کی نصیحت کو جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین * نصیحت * جیسا کہ کوئی اندھیرے مین کالے سانپ کو پھول کا ہار سمجھ کے دھوکے

سے گلے مین ڈال لے * اِس ملک بنگالے کے عوام لوگون کا
بعینہٖ ایسا ہی حال ہو گیا تھا اُسکا بیان یہہ ہی کہ اِس ملک کے
عوام لوگ بسبب بے علمی کے اور اپنے عقائد سے واقف
نہونے کے سبب سے اور عالمون سے ملاقات نہونے کے سبب
سے خصوصا جو لوگ کہ اِس ملک بنگالے مین شہر سے بہت
دور کے گانون مین یا سمندر کے کنارے اور چر پر رہتے ہین
ویلوگ اپنے دین اور مذہب سے کچھ واقف نہ تھے * سو ایسے
عوام لوگون کو حاجی شریعت اللہ اور اُسکے خلیفون نے
برا کام جو خلاف شرع کے ہی سو تعلیم کیا اور نیک کام جو
موافق شرع کے ہی سو اُنسے چھڑا دیا اور یہہ آیت جو
منافقون کے حق مین ہی سو اُن کے حق مین ٹھیک پڑی *
فرمایا اللہ تعالی نے دسوین سیپارہ سورہ توبہ مین
اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ * منافق مرد اور عورتین
سب کی ایک چال ہی سکھاوین بات بری اور منع کرین بھلے کام سے
* انتہی * اور یہہ بات تم سب پر خوب ظاہر ہی *
کہ ہمہین اکیلے حاجی شریعت اللہ کی برائی بیان نہین کرتے
ہین بلکہ مکہ معظمہ کے مفتی لوگون کے سابق کے سارے فتوون سے
اور خود حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے خلیفہ عبد الجبار کے

منگانے فتوون سے اُنکی برائی جو ثابت ہو چکی ہی بلکہ ہر سال
مین بہت ملک کے رد ز جو د عبد الجبار نے جو ہر او ر قوم خواص اور
عوام کے روبرو حاجی شریعت اللہ کی مسئلہ ائی بڑی باتون کا رد و لکھا
کے کاغذ پر دستخط کر دیا * اور وہ کاغذ ہمارے پاس موجود ہی
اُس سے بھی اُنکی برائی خوب کھل گئی اور کسی پر پوشیدہ نہ رہی
* مصرعہ * نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا * یعنے وہ
بھید پوشیدہ کس طرح رہے جسکے بیان کے واسطے محفلین آراستہ
کرین تو اب ہم جو اُنکی برائی بیان کرتے ہین تو ہمارا کیا قصور
بلکہ اسمین ہم ثواب پاوینگے کیونکہ ایسے شخص کی برائی نام
لیکے بیان کرنے کا حکم حدیث مین ہی جسکا ذکر ہمنے عقائد تمہید سے
صحبت قاطعہ کے شروع مین کیا اب اُسکی برا بیان دل لگا کے سنو
کہ کلمہ گو نے نمازی کا جنازہ منع کر دیا اور مرید ہوے اور مسجدون
مین جانے اور مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھنے کو منع کر دیا اور
یہ سب نیک کام کا منع کرنا ہی * اور خدا جانے اپنے شاگردون کو
کیا بری بات تعلیم کر کے اُنکی نماز کو ناقص اور لولی لنگڑی کر دیا
کہ مسجد کے ہوتے نماز باہر پڑھ لیتے ہین اور زمین کے موجود ہوتے
اور قیام کی طاقت رکھتے ہوئے کنارے پر بندھی ڈینگی مین
بیٹھ کے نماز پڑھ لیتے ہین اور دونون ہاتھون پر سجدہ کرتے ہین
اور ایسی تعلیم برا کام ہی * اور اس ملک مین جو کبھی ہماد

نے آجتک جتنا تھا سو سب پرے میں نماز پڑھ لیتا تھا سو عیدین کو منع کر دیئے
جو بچی نماز لوگوں کی ہاتھ باقی تھی اُسکو بھی کہو دیا اور یہہ ٹھیک
کام کا منع کرنا ہی * اور اسلام کی نشانی جمعہ اور عیدین کی
نماز کو جو ٹھیک کام ہی سو اُسکو بھی منع کر دیا اور جامع الرموز
میں مستورات کے بیان میں ناک کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا ہی
سو دائی سے لڑکے کا ناڑہ کٹانا منع کر دیا اور یہہ ٹھیک کام کا منع
کرنا ہی * اور چینگا کھانے کا حکم دیا اور کلمہ گو سے نماز کا جنازہ
نہ پڑھنا تعلیم کیا مسلمانوں کو جوتا مارنا اور انسے جرمانہ لینا
تعلیم کیا اور یہہ سب برا کام سکھانا ہی * اور سارے جہان
کے سنت و جماعت عالموں کی بات کو نہ ماننا تعلیم کیا اور
اپنے گروہ کے سوا دوسرے کو سلام نہ کرنا اور انکو مسلمان
نہ جاننا تعلیم کیا اور یہہ سب برا کام سکھانا ہی * اور کم
بختی انکے ہاتھ سے عالموں کے مقابل میں یہ لوگ کبھی نہوے تھے اور
باوجودیکہ اِس گروہ کے رد کا بہت سا فتوا مکہ مکرمہ سے آیا
اُن سب فتواؤں کو یہ گروہ نہیں مانتے ہیں فقط * چند روز ہوا
جان پاچھے کہ عبد الجبار کہتا پھرتا تھا کہ اب جمعہ کے منع کا فتوا
مکہ مکرمہ سے ہم منگا دیتے ہیں اُسپر ہم کوئی عمل کرینگے پھر جب
وہاں سے فتوا آیا تب جھوٹھ مشہور کرتا اور پکارتا پھرا کہ ہماری
سب بات مکہ مکرمہ سے سچ ہو کے آئی ہی * اور جمعہ کی نماز کا

منع وہان سے نکالے گئے آیا ہی پھر جب اُس رسالہ کی ایک نسخہ مین تاریخ
روز یکشنبہ سنہ ۱۲۷۳ بنگالہ مطابق سنہ ۲۸۴ انگریزی مین شہر
بریسال مین بہت سے عالمون کے روبرو بیٹھک ہوئی اور
مکہ معظمہ کا فتوا پڑھا گیا تو اُسی سے اُس گروہ کے خانہ عبد الجبار کی
سب بات جھوٹھی ہوئی اور جعلیے کے فتوا کا جو بڑا دعوا کرتا تھا
سو اُسکو اُس مجلس مین چھپا رکھا کہ وہ رکھو گیا اور اُن مضمون
اُنس کا جھوٹھ کھل گیا کیونکہ بھلا اپنی سچی دلیل کو کون چھپاتا
ہی سنو تم تو محضرنامہ ... سے ہزارون آدمی کے
روبرو اُسکے جو تھے ہو جاینگے وہ زیادتی کرتے ہیں ... اور
جھوٹھے مذہب سے گھس کر کے اپنے حنفی مذہب پر قایم ہو جاو *
اور ہماری بات کے سچے ہونیکا گواہ محضرنامہ ہے * اور اگر عبد الجبار
یا اُس گروہ کا کوئی نمایندہ جس گانون مین جاوے اور کہے کہ ہم جیتے
ہین تو وہان کے لوگ کہین کہ تم اگر جیتے ہو تو تمہارے پاس کیا
دلیل ہی تم بغیر دلیل کے لئے ہو سنئے رات ہی کو چپکے بریسال
سے کس واسطے چلے آئے اور اُسکی جھوٹھی بات ہرگز نہ سنین
اور یقین جانین کہ جب سے فرقے ہزارون خواص اور عوام لوگون
کے روبرو کے فیصلے کو اُلٹا مشہور کرتے ہین تب کتاب کے مضمون کو
جسکو ہر کوئی نہین سمجھتا اُلٹا کرکے منانا کون مشکل ہی جیسا کہ مکہ معظمہ
کے فتوا کے معنے کو اُلٹ کے اُس نے اپنی جیت سنائے تھے اور ابھی

فتوا ہین اُنکی بار لکھی تھی اور اُسی فتوا کے معنے کہانے سے وے فرقے مارے * اور جو کہ عبد البجار اور اُسکے گروہ نے مکہ معظمہ سے فتوا آنے پر حصر کیا تھا اور اب اپنے حصر کئے ہوئے مکہ کے فتوا سے دیاوا الگ مار چکے ہین تو اب قیامت تک اُنکو ایمان سنت و جماعت سے پھر بحث اور تکفیر دیگر کا منھہ ہونہ باقی رہا مکہ اور جو اپنے حصر کئے ہوئے فتوا کا حکم نہ مانینگے اور اُسکے خلاف لوگونکو تعلیم کرینگے تو اُنکی اپنی بات کے رد کرنے والے تمام جہان کے مسلمان لوگ ہین مکہ مسلمان سوا اُسکے بھی سارے آدمی ہین اور ایسے آدمی کو تمام جہان کے لوگ بد چلن کہتے ہین اور اس گروہ کے لوگون نے جو غریب مسلمانون پر طرح طرح کا ظلم کیا تھا * یکہ کلمہ گو کے جنازہ کی نماز اور جمعہ اور عیدین کی نماز کو منع کر کے اُن کا دین برباد کیا تھا * اور جو بیگانہ لیکے اُن کا مال برباد کیا تھا * اور اُن کو جوتا مار کے اور ہزارون عوام اور خواص کے روبرو آپ جو تھا نکے اُن سب کی عزت بھی برباد کیا * اور کلمہ گو بے نمازی کی لاش کو جنازہ کی نماز نہ پڑھنے کے گھسیٹوا کے جنگل مین پھنکوا دیا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے آج تک کسی قوم نے ایسی بے رحمی اور ظلم مردے پر نہ کیا ہوگا ان ہی سبب سے اُس گروہ پر اب آفت آنے شروع ہوئی یعنی * ایک آفت یہ * کہ اُس گروہ کے خاتمہ لوگ جس طرح ظرکہ قریبنہ کے شہر مین ایسی عالمون کے رد [illegible] ہرگز نہین

آئے تھے سو ایکی بار ریزیسال میں پھنس گئے اور آپ بھی رسوا اور ذلیل ہوئے اور اپنے شاگردوں کی بھی ذات ماری اس سے بڑی کیا آفت ہوگی * دوسری آفت یہہ ہی * کہ مکہ معظمہ سے جتنا فتوا حاجی لوگ لاتے ہیں سب میں اس گروہ کا رد ہوتا ہی یہاں تک کہ خود عبد الجبار کے جانب کے لوگ جو فتوا لائے سو اس گروہ کا رد اس میں سب سے زیادہ تھا اور وہاں کے مفتی نے عبد الجبار کو جھوٹھا اور مفتری اور امانت میں خیانت کرنے والا لکھا یہہ آفت بھی کم نہیں * اور تیسری آفت یہہ * کہ اس گروہ کا پرانا خلیفہ مولوی احسن اللہ ہجرت کا بہانا کرکے مکہ معظمہ میں جا کے رہتا تھا اور اپنے گروہ کے لوگوں کی وہاں وکالت اور دلالی کرتا تھا اور وہاں جب جب پکڑا گیا تب تب اقرار کیا کہ ہم اس گروہ کے نہیں ہیں * اور چھپ چھپ کے وہاں فساد کرتا تھا سو سوچو تو خوب کہ مدینہ میں چھپانا پڑے اس مذہب سے گندہ کوئی مذہب نہیں آخر کو وہاں سے عالم الغیب نے اسکو نکال دیا اور وہ بنگالے میں آکے مرگیا اس حال کو دیکھ کے اور سکے مسلمان لوگ عبرت پکڑیں یعنے ڈریں اور اپنے دل میں کہیں کہ اللہ تعالی ہمکو ایسی آفت سے محفوظ رکھے اور اس گندے مذہب سے توبہ کریں تا کہ دنیا اور آخرت کی آفت اور عذاب سے بچیں * اور چوتھی آفت یہہ * کہ آگے اسکے گروہ کا اونچا آدمی باجوڈ ہرا ہم سمجھانیکے اپنی گمراہی سے باز

نہ آتا تھا اور اب اِس بحث کے روز سے اُسکے گروہ کے خلیفہ اور
عوام لوگ اِس فقیر سے ہزار دل سے معتقد ہو کے بیعت کر سکتے
جاتے ہیں اور قریب ہی کہ خارجی مذہب اب مٹ جاوے اب
یہ مضمون مسلمانوں پر پوشیدہ نہ رہے کہ عبد الجبار کی سب بات جب
بریسال میں حاضرانِ مجالس کے روبرو جھوٹھی ہو گئی تب وہ
جھوٹھا اور ذلیل ہو کے چھپ کے رات کو بریسال سے چلا گیا
اور مشہور رہی کہ اب وہ جا بجا کہتا پھرتا ہے کہ بریسال میں ہمنے
اور مولانا صاحب نے یعنے اِس فقیر سے بحث کیا تھا اور بڑی بھاری
بھاری کتابیں لیکے ہمنے اُنکو قائل کر دیا اور عوام لوگ بھی کہتے
ہیں کہ عبد الجبار کو بڑا عالم ہے کہ اِتنے بڑے زبردست ملا عالم سے
مقابلہ کیا سو اِس بات کی حقیقت یہ ہے کہ بریسال میں جو اُسسے
بحث کی بات چیت ہوئی تھی صرف اِسواسطے بات چیت ہوئی تھی کہ
یہ کہ وہ کس کے مفتیوں کے فتوے سے جو بات حق ہے عالموں کے نزدیک ثابت
ہو اُسپر سب لوگ عمل کریں سو جو کچھ بات ہوئی سو محضرنامہ
سے معلوم ہوا بھلا عبد الجبار کو اعتقاد سے علم کہاں جو کہیں عالم سے
گفتگو کر سکے اُسکو تو اعتقاد بھی علم نہیں کہ مفتی ممدوح کے قول
کی عبارت کے معنے سمجھے اگر اُسکے معنے سمجھتا تو اُنکے پیچھے ہوتے
فتوے سے جو اُسکی ہماری بات پر وہ ہم گئی ہی اور اُسکے پیچھے ہوتے
فتوے مفتی ممدوح سے جو اُسکو جھوٹھا اور خائن لکھا ہے اُس فتوا

گویا لیگئے عالمون نے کے روبرو اسکو واسطے بیٹھنا اور رسوا ہونا بھی اُسکی
بے علمی ذہن نشین ہونے کے واسطے اچھند رکفایت ہی * اب ایک
بات عجیب اور غریب اور بھی سنو کہ عبد الجبار نے جب دیکھا
کہ مکہ معظمہ کے فتوا اور ہر سال کے عالمونکے فیصلہ کے سبب سے وہ خود
بھی رسوا ہوا اور اُسکا مذہب بھی اب مٹنے چاہتا ہی تب جھنجلا
کے کہنے شروع کیا کہ دہلوی صاحب وغیرہ سب مولوی لوگ مولانا
صاحب کے گروہ کے ہیں * اور مکہ معظمہ کے مفتی صاحب رشوت
لیتے ہیں یعنے رشوت لیکے مولانا صاحب کی بات کو سچی کیا اور ہماری
بات کو جھوٹھی کیا اور نہایت کہنے میں شرماتا نہیں * اول تو فتوا
اُنکی گروہ نے لکھوایا تو ہماری طرف سے رشوت کسنے دیا اور دوسرے
یہ کہ پنجاب کے پہلے مکہ کے مفتی کا فتوا آچکا تھا اور مفتی نے رشوت
بھی نہ لیا تھا پنجاب کے بعد سے یہ سب کیا آفت آئی کہ مفتی نے
رشوت بھی لیا اور اُسکی بات کو جھوٹھی بھی کہا سو اُسکی حقیقت یہ
ہی کہ ایسی بات کا منہ سے نکالنا اُسکے مذہب کے مٹنے کی نشانی ہی
حضرت مولوی روم قدس سرہ فرماتے ہیں * بیت * چون خدا
خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنہ پاکان برد * یعنے جب
اللہ تعالی کسی کا پردہ فاش کرنے اور بے عزت کرنے چاہتا ہی تب
اُسکے دل میں پاک لوگوں پر طعنہ کرنیکی خواہش پیدا کرتا ہی چنانچہ تو
جھوٹ تو پہلے تو پنجاب کے بعد اسی برس ہر سال میں اپنے شاگردونکو ایکنا

چیٹ کے کاغذ پر انھین ڈپٹی صاحب بہادر اور انھین مولوی
لوگونکی مہر کرا کے دینے کا وعدہ کرکے دلاسا دیتا تھا اور ہم لوگونپر
تہمت لگاتا تھا کہ یے لوگ مکہ معظمہ کا فتوا نہین مانتے اور یہ کہتا تھا کہ
جب مکہ کا فتوا نہ مانا تب مسلمان نہ باقی رہے سو اب کیا ہو گیا کہ عبد الجبار
سے سب محمدوحج مولویون لاہور کیہ مکہ کے مفتی بھی ناراض ہو گیا
تو اب جس کا ذرا بھی ایمان کا نور اور دین کا جوش ہوگا وہ ایسے گندے
مذہب سے کنارہ اور توبہ کریگا اور باقی بہت سی برائی اور دغابازی
اُس گروہ کی اور بھی ہی کہ اسکا لکھنا طول ہی اپنی بات مختصر یاد
رکھو کہ نماز کاتنے اور تیج نمازیکا جنازہ منع کرنے اور بھنگ کھانے
اور مرید ہونیکو منع کرنے کے باب مین جو کچھ حاجی شریعت اللہ نے
کہا تھا سو سبکو عبد الجبار نے رد کیا * اور عبد الجبار کو مکہ کے مفتی
نے جھوٹھا اور خائن اور جعلیا لکھا اور جرستان کے عالمون نے
اُسکے اُستاد کی بات کا رد اُسکی زبان سنکے کیا کہ تب مجلس مین
پکار دیا جیسا کہ محضر نامہ سے معلوم ہوا تو اب اُسکی گروہ کے لوگ
کیا چاہتے ہین اِس سے زیادہ عبد الجبار اور حاجی شریعت اللہ کی کیا
رسوائی دیکھین گے تب اُسکو چھوڑینگے سبحان اللہ
حق آیا اور باطل نکل بھاگا اب امید ہی * کہ مسلمان لوگ اِس
رسالہ کو ہمیشہ آپ بھی پڑھا کرین اور لوگون کو بھی پڑھایا کرین اور آپ
بھی سنے اور لوگونکو بھی سنایا کرین تا کہ لامذہبون اور بنگالے کے خارجیون
اور رسالہ جیونکے دھوکہ دینے سے محفوظ رہین والسلام * تمام شد

Hodr.

Hujjat-i-Qáti'ah
by
S. Karámat Ali Jaunpúri
(late Mutawallí, Imámbáṛa,
Húglí)

A book on the revolutionary sects of Muhammadans in Bengal.

J. W. Hochmann
1876